مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتے بدستور علیل رہی۔ ۹ فروری دو تین دست آنے سے طبیعت بہت نڈھال ہوگئی۔ مگر دوسرے دن افاقہ ہوگیا۔ پہلے پہر آرام ہوتا ہے اور پچھلے پہر خفیف سی حرارت۔ ضعف کا یہ حال ہے کہ بغیر سہارے کے بیٹھنا تو درکنار باوجود سہارے کے سر کو خود نہیں تھام سکتے۔ اس حالت میں ایک دن (ہفتہ) فرمایا کہ بول تو میں سکتا ہوں لیکن خدا کے سامنے کیا جواب دونگا۔ درس کا انتظام کرو کہ میں قرآن مجید سنا دوں۔ یہ آپ کے پاک جذبے کا اظہار تھا۔ ورنہ درس نہیں کرا سکتے۔ (۲) اپنے گھر والوں کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو تم کبھی نہ گھبرانا۔ لا الہ الا اللہ کا ورد رکھو۔ اپنے محسن نبی کریم پر درود بھیجتے رہو۔ (۳) فرمایا جو لوگ مجھے مسلمان نہیں سمجھتے انہیں کیا معلوم کہ نور الدین کا آخری وقت میں بھی لا الہ الا اللہ پر ایمان تھا۔ (۴) فرمایا میرا دل خوش ہے۔ میں مطمئن ہوں۔ میں گھبراتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور محمد رسول اللہ عبیاً عظیم الشان (خاتم کمالات رسالت) میرا ہادی ہے (۵) فرمایا کہ شاعر اور مصور واقعات کی تصویر کھینچ دیتے ہیں مگر حضرت باری نے وإذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا هنالک ابتلي المؤمنون وزلزلوا زلزالاً شديداً میں مومنوں کی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے اس کا منظر ایک شاعر یا مصور کی کیا طاقت ہے کہ دکھا سکے۔ یہ فرما کر آپ پر رقت طاری ہوگئی۔ بادل نقا (?) ڈاکٹر نے کپڑا اٹھانا چاہا فرمایا کیوں اٹھاتے ہو مجھے تو اس وقت آگ لگ رہی ہے۔ میرا دل دکھتا ہے۔ اللہ اللہ صحابہ کی یہ حالت اور اس جرم میں کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل تھے۔

۱۴ فروری کو بھائی عبد الرحمٰن قادیانی کو یہاں سے لاہور بھیجا گیا تھا کہ وہ احباب لاہور سے مل کر کسی انگریز ڈاکٹر کو طبی مشورہ کے لئے لائیں۔ چنانچہ ۱۵ فروری کو ڈاکٹر ملول (?) صاحب ۱/۲ ۱ بجے (?) یہاں پہنچے۔ سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ صاحب نے معائنہ کے بعد کہا کہ دل دماغ پھیپھڑا ٹھیک ہے۔ نبض اچھی ہے۔ معدہ میں کچھ قصور ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے اعصاب میں کمزوری۔ پھر مرزا یعقوب بیگ صاحب سید محمد حسین صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب سے مشورہ کیا اور تقریباً وہی نسخہ تجویز کیا جو پہلے استعمال ہو رہا تھا۔ اور مقوی غذا بتائی۔ پونے پانچ بجے ڈاکٹر صاحب واپس چلے گئے۔

اہل بیت ام المؤمنین ہر سہ صاحبزادگان بنت المسیح بخیر و عافیت ہیں۔ اور شب و روز حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت اور دعائیں کرنے میں مشغول۔ ۲۔ میر ناصر نواب صاحب قبلہ ہندوستان کے دورے سے واپس آگئے ہیں ۳۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن حضور کی عیادت و طبی مشورہ کیلئے تشریف لائے اور ۱۵ کو واپس چلے گئے۔

مدرسہ احمدیہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت ایک جلسہ ہوا جس میں احمد بخش طالب العلم نے کفارہ پر محمود بن یعقوب نے زبان عربی پر عبید اللہ نے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے پر تقریریں کیں۔ جن سے معلوم ہوا کہ طلباء کی تربیت بہت اچھی ہو رہی ہے۔ مگر ابھی ان کی زبان لہجہ اور ادائے مطالب میں بہت کچھ اصلاح کی گنجائش ہے۔

متفرقات شیخ یعقوب علی صاحب واپس آگئے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ عنقریب الحکم کا پرچہ نکلیگا۔ ۲۔ ہفتہ کی رات کو بہت بارش ہوگئی۔ اور دن بھر تیز ہوا چلتی رہی۔

مہمان میاں چراغ الدین صاحب لاہور سے تیسری بار عیادت کے لئے آئے۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ۔ بھائی غلام حسین خان بن میاں محمد یوسف صاحب مردان۔ جہانگیرہ سے چوہدری محمد نواب خان صاحب پنشنر تحصیلدار۔ بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر تخت محل۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے۔ چوہدری ضیاء الدین صاحب لدھیانہ سے۔ اس کے علاوہ اور کئی احباب عیادت کے لئے تشریف لائے۔ خدا سب کو جزائے خیر بخشے۔

* ابو اللعیث غزنوی۔ مولوی فتح الدین (?)
ڈاکٹر محمد حسین دھرم کوٹ (رپورٹر)

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ... صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ...

غیر ممالک کے تار

(لنڈن ۱۱ فروری) یونان کے خلاف ٹرکی و بلغاریہ کے باہمی اتحاد کی افواہوں کی نسبت ریوٹر کو معلوم ہوا ہے۔ اگر ایسی صورت پیش آئی۔ تو رومانیہ و سرویا ضرور بتائید یونان مداخلت کریں گے اگر صرف ٹرکی یونان پر حملہ آور ہوئی۔ تو رومانیہ و سرویا خاموش رہیں گے +

(سینٹ پیٹرزبرگ ۱۲ فروری) ایم کوکوفسیف وزیر اعظم اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔ غالباً سابق وزیر اعظم ایم گوریمکن اس کا جانشین ہوگا +

(نیویارک ۱۱ فروری) آئینی سپاہ نے قزاقوں کے سردار کیٹلو کو گرفتار کر کے پھانسی دیدی۔

(لنڈن ۱۲ فروری) سفر یجیٹوں نے برمنگھم میں کارنیگی کا کتب خانہ جلا دیا نیز متوفی مسٹر آرتھر چیمبرلین کے مکان کو بھی اڑانے کی کوشش کی +

(لنڈن ۱۳ فروری) ملک معظم نے آج پریوی کونسل کا جلسہ منعقد فرمایا۔ جس میں مسٹر جان برنز۔ مسٹر ہربرٹ سموئیل۔ مسٹر ہابہوس اور مسٹر ماسٹرمین سے جنکو نئے مناصب پر مامور کیا گیا ہے۔ حلف لئے +

سوئیٹزرلینڈ کے شہر جنیوا کی پولیس کو کسی نے یہ خبر دی کہ آسٹریلیا کے دو مشہور ہیرے کے چور فلاں ہوٹل میں مقیم ہیں۔ پولیس نے فوراً انہیں گرفتار کر کے رات بھر کیلئے حوالات میں دیدیا۔ صبح تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ ان میں سے ایک اٹلی کے بادشاہ کا بھتیجا اور ایک بلجیم کے بادشاہ کا بھائی ہے +

مسٹر اینڈریو کارنیگی نے دنیا کے مختلف مذاہب میں امن و اتحاد کی ترقی کیلئے ۲۰ لاکھ ڈالر یعنی ۶۰ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے

(پیرس ۱۰ فروری) عنقریب ایک معاہدہ شایع ہونیوالا ہے جس کے مطابق بغداد ریلوے میں جرمنی اپنے تمام فوائد سے دستبردار ہو جائیگا۔ اور جرمنی شام میں ریلوے بنانیکے متعلق اپنے تمام فوائد فرانس کو دیدیگا۔

بابعالی بے تعلق سلطنتوں سے مشرقی ایشیائے کوچک میں نظم و نسق و جوڈیشل پولیس کی نگرانی کی غرض سے دو انسپکٹر جنرلوں کی خدمات حاصل کرنی چاہتی ہے۔

(لنڈن ۱۱ فروری) اکثر مبصرین کا خیال ہے۔ کہ اگر باہمی سمجھوتے سے مسئلہ السٹر کا تصفیہ نہ ہوا تو پھر پارلیمنٹ کا جدید انتخاب ناگزیر ہے +

ایک لیڈی نے جس کی نسبت یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسز پنکہرسٹ ہے۔ کل شام کنسنگٹن میں ایک مکان کی کھڑکی سے مجمع نسوان سے مخاطب ہو کر تقریر کی جس میں گورنمنٹ کو للکارا گیا تھا۔ کہ میں جنیدمنٹ میں باہر آتی ہوں بھلا کوئی مجھے گرفتار تو کرے۔ ایک لیڈی کے باہر نکلنے پر پولیس اور سفر یجٹوں میں سخت وحشیانہ لڑائی ہوئی سراغرساں اور ان کا شکار ایک مرتبہ پاؤں کے نیچے کچلے گئے۔ تھانہ میں پہنچنے پر سراغرسانوں کو معلوم ہوا۔ کہ انہیں چکمہ دیا گیا ہے۔ قیدی نے مسز پنکہرسٹ کا بھیس بدلا ہوا تھا۔

(لنڈن ۱۲ فروری) چین نے فیصلہ کیا ہے کہ بہ نسبت بحری تقویت کے ملک کی تجارتی و اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے چین میں بحری کالج وغیرہ کی بنیاد قائم کرنے اور بیرونجات سے بحری افسروں کی خدمات مستعار لینے کی تجاویز سردست ترک کر دیگئی ہیں۔

(لنڈن ۱۲ فروری) مشرقی زبانوں کے مدرسہ کے لئے فراہمی سرمایہ کی غرض سے ۲ مئی کو مینشن ہوس میں ایک جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ گورنمنٹ انگلستان نے ۴ ہزار اور انڈیا آفس نے ساڑھے بارہ سو پونڈ سالانہ عطا کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ بقیہ ۸۷۵۰ پونڈ مستقل سالانہ آمدنی کی ضرورت ہے۔ سکول مذکور رائل چارٹر سے رائل کمیشن کی سفارشات کے مطابق قائم ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

"نور افشاں" سے دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی +

(پورٹ سعید ۱۱ فروری) پی۔ اینڈ۔ او کے سٹیمر پرشیا نے ۴۰۶۸۵۷۲۱ پونڈ کا سونا ہندوستان کیلئے بار کیا۔

مسٹر بکسٹن بجائے لارڈ گلیڈسٹون کے جو یونین پارلیمنٹ کے موجودہ سیشن کے خاتمہ پر مستعفی ہونگے۔ گورنر جنرل جنوبی افریقہ متعین کئے جائیں گے۔

فیروزپور چھاؤنی میں ایک بلوچی رجمنٹ کا سپاہی معہ چند بندوقوں اور بہت سے کارتوسوں کے غائب ہو گیا۔ بالآخر لالہ ابرام نے اس مفرور ریکروٹ کو جو کہ سفید برقعہ اوڑھے جا رہا تھا۔ گرفتار کر کے تھانہ میں پہنچایا۔

ریاست سنت متصل بمبئی میں جو مقدمہ بھیلوں اور انکے گورو پر بغاوت کرنے اور بھیلوں کی ایک خودمختار حکومت قائم کرنے کے متعلق چل رہا تھا۔ اس میں گوندگر کو پھانسی کی سزا دیگئی۔ ملزم بیجا کو عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا باقی ملزموں کو تین تین سال قید سخت کی سزائیں دی گئیں +

بی کمپنی کے ملاحوں نے جنکی تعداد تقریباً ۷۰۰ ہے گذشتہ سوموار کو ہڑتال کر دی جو ابتک جاری ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ان کو تنخواہ دیر سے دیجاتی ہے +

ہفتہ مختتمہ ۷ فروری کو ہندوستان میں پلیگ کے ۱۳۱۲۱ کیس ہوئے۔ اور بتفصیل ذیل ۱۰۰۱۲ اموات ظہور میں آئیں۔ احاطہ بمبئی ۹۹۷ مدراس ۹۲ بنگال ۹ بہار ۱۸۹۶ ممالک متحدہ ۵۴۰۰ پنجاب ۵۶۵ برہما ۲۵ میسور ۹۸ حیدرآباد ۴۷ راجپوتانہ ۵۳ اور کشمیر میں ایک کیس ہوا۔

سر لوئی ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب چند روز کے لئے دہلی آئے ہیں۔

کرنل ہنری میکموہن سکرٹری محکمہ خارجہ دہلی میں گھوڑے سے گر گئے جس سے ان کا جسم چھل گیا +

باریسال میں "شانتی" پریس سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کیگئی ہے۔

اجودھیا فیض آباد کے ہزار ہندوؤں کے جلسہ نے اجودھیا کے ۲۳ ہندو مجرموں کی رہائی اور بقیہ ۷ کی سزا الصفحہ تک کم کر دینے کے متعلق وائسرائے و لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا شکریہ ادا کیا +

مجوزہ آل انڈیا چیفس کالج دہلی کے متعلق ہندوستان کے والیاں ریاست کی ایک کانفرنس کو آئندہ ۲ مارچ کو لارڈ ہارڈنگ بہادر کھولیں گے +

نرمل کانت رائے کو مسٹر جسٹس ... نے دوران سماعت میں روز انہ حاضر عدالت ہونیکی اجازت دی +

دریا نند سرسوتی کے انیس چیلے جو ڈھاکہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ضمانت پر چھوڑ دیئے گئے۔

پلیگ سے متاثر چوہے کولمبو میں پائے گئے۔ ابتک گیارہ آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں +

ڈیوڈ مل (کارخانہ) کارل روڈ بمبئی میں آگ لگنے سے نصف گھنٹے کے اندر ۷۴ ہزار روپے کا نقصان ہوا +

ہرہائینس بیگم صاحبہ بھوپال ۲۷ فروری سے ۲ مارچ تک علیگڑھ میں تعلیم فرماویں گی۔

آنریبل لالہ شادی لال صاحب مامور بیرسٹر لاہور کو دربار کشمیر کی طرف سے مقدمہ کشمیر منرلز کمپنی بخلاف دربار کشمیر میں قانونی پیروی کرنیکی فیس ہزار روپیہ یومیہ ملیگی +

تیج بہادر سپرو نے نیا مطبع بنام سٹیم پریس کھولنے کیلئے ۲ ہزار روپیہ کی مطلوبہ ضمانت داخل کر دی ہے۔

سید خلافت حسین بیرسٹر بھاگلپور کو دھوکا دینے کے جرم میں سیشن جج گیا کی عدالت سے دو سال قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے مجوزہ الزامات کے ایک کو ثابت پاکر سزا میں تخفیف کر کے نو ماہ قید کی کر دی اور جرمانہ بھی معاف کر دیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - بروز بدھ - مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۱۴ء

میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائیک

آج اچانک یہ خبر معلوم کر کے سخت تعجب اور افسوس ہوا کہ بعض شکایات کی بناء پر میڈیکل کالج وہ کالج جسمیں ڈاکٹری کی تعلیم دیجاتی ہے۔ کے قریباً تمام طلباء نے سٹرائک کر دی ہے۔ اور سوائے چند طلباء کے باقی سب کالج سے غیر حاضر ہیں۔

مختلف کالجوں یا سکولوں میں اس سے پہلے سٹرائیکس ہو چکی ہیں۔ اور اُن کے بُرے یا بھلے نتایج سے لوگ آگاہ ہیں۔ مگر موجودہ سٹرائک اپنے رنگ میں نرالی ہے۔

میڈیکل کالج کے طلباء کو جو شکایات ہیں ان پر ایک نظر مار کر کوئی عقلمند انسان اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ طلباء کی شکایات بالکل جائز اور درست ہیں اور ان پر غور نہ کرنا سخت بے انصافی ہوگا۔

ہم سٹرائکوں کے مخالف ہیں اور کبھی بھی اپنی جماعت کے بچوں کو اس امر کی اجازت نہیں دیسکتے کہ وہ کسی ایسی کارروائی میں شامل ہوں جو گورنمنٹ کیلئے پریشان کن ہو۔ کیونکہ ہمارے حضرت مسیح موعودؑ نے اس سے ہمیں سخت منع فرمایا ہے اور اس موقع پر بھی ہم نے احمدی طلباء کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ سٹرائک سے الگ رہیں مگر باوجود سٹرائکوں کے مخالف ہونیکے ہم اس بات کے اقرار سے باز نہیں رہ سکتے کہ طلباء میڈیکل کالج اگر ان شکایات کے بیان کرنے میں سچے ہیں جو وہ افسران کالج کے خلاف پیش کرتے ہیں تو گورنمنٹ کو فوراً ان کا نوٹس لینا چاہیئے کیونکہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی طلباء سے بے انصافی کیگئی ہے۔ اور ان کے فیلنگز اور جذبات کو سخت صدمہ پہنچایا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تو دس تاریخ کو طلباء نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ لفٹنٹ کرنل میجر سدرلینڈ صاحب کے لفٹنٹ کرنل ہونے پر انہیں مبارکباد دیں اور ساتھ ہی وہ ان کی خدمت میں بعض ایسی شکایات بھی پیش کریں۔ کہ جو انکو افسران کالج سے وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی رہی ہیں چنانچہ سب سے بڑی شکایت انکی یہ تھی کہ بعض پروفیسران سے ایسی طرح پیش نہیں آتے جسطرح کہ ایک شریف آدمی سے خواہ وہ طالب علم ہی کیوں نہ ہو پیش آنا چاہیئے۔ بلکہ تکبر اور خود پسندی کا معاملہ کرتے ہیں۔ اور بوجہ ہندوستانی ہونیکے نہایت حقارت سے معاملہ کرتے ہیں اور ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ جن سے ہندوستانیوں کی نسبت حقارت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور طلباء کی واجبی عزت نہیں کیجاتی۔ بلکہ انہیں نرسوں کے سامنے بھی جھکنا پڑتا ہے چنانچہ طلباء کالج بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک طالبعلم کالج کے ایک کمرہ میں بنچ پر بیٹھا ہُوا تھا۔ کہ ایک نرس گذری طالب علم اپنے دھیان میں لگا رہا۔ اور نرس کی طرف متوجہ نہ ہُوا اسپر نرس نے خفا ہو کر ڈانٹا اور کہا۔ کہ کیوں تم مجھے دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔ اور سلام نہ کیا۔ حالانکہ نرسوں کا طلباء کے ساتھ کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ وہ ان کے ماتحت ہیں۔ یہی طالبعلم جب کالج کی تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں۔ تو نرسیں انکے ماتحت رکھی جاتی ہیں۔ کیونکہ نرسوں کی حیثیت صرف ایک تیمار دار کی ہے۔ جو بیمار کے پاس اسکی خبر داری کیلئے رہتا ہے۔ اور ڈاکٹر کی بتائی ہوئی ہدایات کے ماتحت عمل کرتا ہے پس ڈاکٹری کے طلباء سے ایک نرس کا یہ سلوک واقعی نہایت مکروہ تھا مگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسپر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا بلکہ طلباء یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جب پرنسپل صاحب بہادر میڈیکل کالج لاہور سے اس قسم کے واقعات کی شکایت کیگئی تو انہوں نے صاف کہدیا۔ کہ میں ایسی شکایات کو بالکل نہیں سنونگا۔ اور آئندہ ایسی باتیں مجھے سنانی بالکل فضول ہوں گی۔

مگر اس قسم کی شکایات کے علاوہ اس موجودہ درخواست میں جو پرنسپل صاحب بہادر کی خدمت میں طلباء نے پیش کی تھی۔ اس بات پر زیادہ زور دیا گیا تھا کہ وہ انکی طرف سے گورنمنٹ کو اس تازہ فیصلہ کیطرف توجہ دلائیں جو جنوری ۱۹۱۴ء میں ولایت میں ہُوا ہے کہ ہندوستانی طلباء کو لنڈن ہاسپٹل میں کام سیکھنے کی اجازت نہ دیجائے ہاں خاص صورت میں پانچ طالبعلموں کی ایک کمیٹی کی سفارش پر کوئی ہندوستانی وہاں داخل کیا جاسکتا ہے اس فیصلہ کا باعث انگریز طالبعلم ہوئے ہیں جنہوں نے اس مضمون کی ایک درخواست اپنے افسران کے سامنے پیش کی تھی۔ کہ ہندوستانی ایک ادنیٰ نسل کے آدمی ہیں۔ اور وہ ہماری رعایا ہیں اور جب وہ انگلستان آتے ہیں۔ تو انہیں یہاں اسقدر آزادی اور حریت حاصل ہوتی ہے جتنی کہ کسی انگریز کو حاصل ہو سکتی ہے اور جب ان آزادیوں کا لطف اٹھا کر وہ ہندوستان کو واپس جاتے ہیں تو وہ اس سلوک کو برداشت نہیں کر سکتے جو انگریز اُن سے کرتے ہیں اور یہاں سے قدر ناشناسی ..... باغیانہ خیالات لیکر جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ“

سنا گیا ہے کہ اس درخواست پر بجائے اسکے کہ طلباء سے ہمدردی کیجاتی۔ پرنسپل صاحب کالج نے انکو سختی سے ڈانٹا۔ اور کہا کہ تم اسی سلوک کے مستحق ہو اور میں قطعاً پسند نہیں کرتا۔ کہ ہندوستانی ولایت جائیں وہ نہایت بد اخلاق ہوتے ہیں اور وہاں جا کر اپنے چال چلن کے نہایت گندہ نمونہ دکھاتے ہیں اور پرنسپل صاحب کے اس جواب نے طلباء کو ایسا دل برداشتہ کیا۔ کہ انھوں نے کالج میں سٹرائک کر دینے کا مشورہ کیا اور آخر کار اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنایا۔

ہم نے احمدی طلباء کو فوراً اطلاع کر دی ہے۔ کہ وہ اپنی پچھلی روایات کو قائم رکھیں اور صبر سے کام لیں اور سٹرائک میں شامل نہ ہوں بلکہ برابر کالج اٹنڈ کرتے رہیں کیونکہ اگر وہ سٹرائک میں شامل ہونگے تو انکے مقتدا و پیشوا حضرت مسیح موعودؑ کے فتویٰ کے سراسر خلاف ہوگا۔ اور ہم ان سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور اس بات کو مد نظر رکھیں۔ اور باوجود اس کے کہ انکے دلوں کو بہت دکھایا گیا ہے انکے جذبات کا خون کیا گیا ہے صبر کا تلخ گھونٹ پینے پر رضا مند ہو جائیں گے کیونکہ گو غلطی کسی ایک افسر سے ہوئی ہے مگر سٹرائک کے نتیجہ میں ہماری مہربان گورنمنٹ کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا نقصان برداشت کر کے بھی گورنمنٹ کیلئے انتظام میں سہولتیں مہیا کریں۔

مگر اس نصیحت سے ہمارا قطعاً یہ منشا نہیں کہ موجودہ واقعات پر پردہ ڈالا جائے۔ بلکہ ہم دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ان واقعات کی گورنمنٹ پورے طور سے تفتیش کرے منہ سے الفاظ نکال دینے آسان ہیں لیکن انکے بد اثرات کو روکنا ایک نہایت مشکل کام ہے بعض دفعہ ایک چھوٹا سا لفظ ایسے خطرناک نتایج پیدا کرتا ہے کہ جو قوموں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کے سب عہدہ داروں کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ وہ ایک ایسے بادشاہ کے قائمقام ہیں جس کی شان و شوکت کا سب سے بڑا سبب اسکی بیرونی سلطنت کی وسعت ہے۔ انگلستان ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اور انگلستان کی حکومت کا اقتدار دیگر ملحقہ بیرونی ممالک کی بدولت ہے پس ایسے بادشاہ کے قائمقام ہو کر انہیں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے معاملات میں حلم و نرمی سے کام لینا چاہیئے انکا فرض ہے کہ وہ ان مشکلات کو بھی اپنے سامنے رکھا کریں جنکا انکی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی وجہ سے شملہ اور دہلی کے رجال سیاست کو سامنا کرنا پڑتا ہے اگر طلباء انگلستان نے ہندوستانیوں کی نسبت کوئی ہتک آمیز الفاظ کہے تھے۔ تو پرنسپل صاحب میڈیکل کو چاہیئے تھا۔ کہ اس بد اثر کو دور کرنیکی کوشش کرتے۔ جو اُن سے پیدا ہُوا تھا۔ اور ولایت کے کارکنوں کو اس غلطی کے ازالہ کی طرف متوجہ کرتے۔ اور بتاتے کہ حکومت کا یہی حال رہا ہے۔ کبھی کسی کے پاس رہی ہے۔ اور کبھی کسی کے پاس اگر آج ہندوستان انگریزوں کے ماتحت ہے تو کبھی انگلستان اٹلی کے ماتحت تھا پس زیر حکومت ہونے کی وجہ سے کسی قوم سے نفرت کرنی جائز نہیں ہو سکتی۔ ہم نے سنا ہے کہ پرنسپل صاحب بہادر نے ایک موقعہ پر طلباء کو یہ بھی کہا کہ Are you not slave? yes you are - یعنی کیا تم غلام نہیں ہو؟ ہاں ضرور ہو۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پرنسپل صاحب کی اور بھی سخت غلطی ہے انگلستان تو وہ ملک ہے جسے فخر رہا ہے کہ اس نے دوسری حکومتوں کے غلاموں کو آزاد کیا ہے پھر اسی انگلستان کے ایک فرزند کو یہ کہنا کسطرح زیبا دیتا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو غلام کہے۔

بہر حال معاملہ نہایت پیچیدہ ہے اور اگر پیش کردہ شکایات درست ہیں تو گورنمنٹ پنجاب کو خود اس معاملہ میں دخل دیکر اس فساد کو روکنا چاہیئے تاکہ طلباء کے دلوں میں جو زہریلا بیج نفرت و حقارت کا پیدا ہو گیا ہے۔ وہ نکالا جا کر اس کی بجائے محبت اور وفاداری کا بیج بویا جائے۔ گو ہمیں یقین ہے کہ وہ ہر حالت میں تاج کی وفادار رعایا ہیں اور باوجود اسطرح تکلیف اٹھانیکے ان کے دل ہر ایک ناجائز جوش سے پاک ہیں۔

طلباء سے بھی ہمیں امید ہے کہ وہ سٹرائک کا طریق ترک کر کے ادب سے گورنمنٹ کے حضور اپنی شکایات پیش کریں گے۔ اور وہ اس بات کا یقین رکھیں۔ کہ گورنمنٹ انکی شکایات کو ضرور دور کر دیگی۔

الاخبار والآراء

ایک سفاکانہ ڈاکہ

آجکل ڈاکے تو بہت پڑتے ہیں۔ مگر شیخوپورہ (بدایوں) کا واقعہ عجیب قسم کا ہے۔ گنگا کے کنارے پر شکست پور ایک گاؤں ہے۔ بس آدمی دو گاڑیاں لئے ہوئے وہاں آئے۔ اور اسی دیہہ کے ساہوکار سے کہنے لگے۔ ہمارے رات رہنے کا بندوبست کر دیجئے اس نے شریف آدمی سمجھ کر سب بندوبست کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد نمک حلالی کا وقت آگیا۔ اور گاڑیوں سے ہتھیار نکال کر سیٹھ کے مکان پر چڑھ گئے۔ اور بارہ ہزار کے قریب نقد اور مال اسباب جو کچھ ملا۔ قابو میں کر کے چلتے بنے۔ اور جاتے ہوئے مٹی کا تیل چھڑک کر مکان کو آگ لگا دی۔ سیٹھ کے لڑکے کو بندوق کا نشانہ بنانا چاہا۔ مگر وہ بچ گیا۔ گو چھروں سے اس کا جسم زخمی ہے +

دوسرا واقعہ یہ ہے +

سرحد پر ایک قاتلانہ ڈاکہ

۱۸ جنوری کو ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے جو بونیر کے باشندوں کی تھی۔ موضع چینیہ پر جو علاقہ مردان ضلع پشاور میں ہے۔ حملہ کیا۔ سب سے اول ان ڈاکوؤں نے گاؤں کے چوکیداروں کو پکڑ کر ایک مکان میں بند کر دیا اس کے بعد ایک ہندو شاہی سنگھ کے مکان پر حملہ آور ہوئے۔ ڈاکوؤں نے اسے اور اس کے چار بیٹوں کو ہلاک کر دیا۔ اتنے میں پولیس اور گاؤں والوں نے آکر رستہ روک لیا۔ لیکن ان ڈاکوؤں کے پکڑنے میں کامیابی نہ ہوئی +

زمیندار لاہور کا اجراء

۱۷ جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں زمیندار والوں نے مسلم پرنٹنگ پریس کے اجراء کی درخواست دی تھی۔ ۹ فروری کو حکم آگیا۔ کہ دو ہزار ضمانت داخل ہونے پر مطبع قائم کرنے کی اجازت ہے۔ امید ہے کہ چندروز تک زمیندار پھر نکل آئیگا۔ معلوم نہیں فی الحال دستی پریس پر چھپیگا۔ یا انجن وغیرہ منگوا لیا گیا ہے۔ جس کے بغیر اتنی تعداد کا وقت پر شائع ہونا مشکل ہے۔ دیکھئے اب زمیندار اپنی روش بدلتا ہے۔ یا نہیں۔ اور پبلک کا مذاق کس طرح درست ہوتا ہے۔ زمیندار کی حمایت میں بڑے بڑے شہروں میں جلسے بھی ہو رہے ہیں +

مہاراجہ پٹیالہ کے ولیعہد کے خلاف سازش کی اصلیت

۱۲ جنوری کی رات کو ایک شخص جس کے پاس ایک تبر تھا۔ بارہ دری کے گرد منڈلاتا ہوا پایا گیا۔ اور اس نے مہاراجہ پٹیالہ کے بعض نوکروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس نے ایک سردار کو تبر کی ضرب لگائی۔ اور بھاگ گیا۔ اس پر مہاراجہ کی موٹر گاڑی کے ڈرائیور نے گاڑی پر سوار ہو کر اس کا پیچھا کیا۔ وہ شخص خوف کے مارے گر پڑا۔ موٹر گاڑی سے ضربات لگیں اس لئے اسے وہاں سے ریاست کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں پہنچکر اسے نمونیا کا مرض ہو گیا۔ اور وہ تین دن بعد فوت ہو گیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ شخص دیوانہ تھا۔ اور آوارہ پھرا کرتا تھا۔ وہ پاس والی ایک ریاست کا باشندہ تھا۔ وہ بھنگ اور افیون کھانے کا عادی تھا۔ یہ دونوں چیزیں اس کی جامہ تلاشی سے برآمد ہوئی تھیں +

ہندوستان میں ایک مہارشی کے ظہور کی خبر

لالہ ساگر چند جی مقیم لنڈن ویش میں لکھتے ہیں کہ میں ہر روز صبح کو اٹھ کر بھگوت گیتا کا مطالعہ کرتا ہوں جس سے میرے خیالات صاف رہتے ہیں۔ اور دل میں از حد طاقت آتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔

خط لیڈی ایملی کو جو لارڈ لٹن کی بیٹی ہیں۔ اور آجکل انگلستان میں مذہب پر لکچر دیتی ہیں۔ اس نے ہمیشہ اپنے لکچروں میں ہندوستان کی تعریف کی ہے۔ میں ایک لکچر آپکا سننے گیا تھا جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ آپکے خیال میں اب ہندوستان میں ایک مہارشی پیدا ہونے والا ہے۔ جس کے قدموں پر بیٹھ کر ساری دنیا وحدت کا سبق سیکھے گی۔ اور جو مسیح سے بھی بڑا ہوگا۔ اور ہندو گھرانے میں پیدا ہوگا +

اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام حصوں میں ایک مصلح کے ظہور کا انتظار ہے۔ حالانکہ وہ مصلح آچکا۔ اور پہچاننے والوں نے اسے پہچان لیا +

پارلیمنٹ کا آئندہ سشن

لنڈن ۹ فروری کا تار ہے۔ ممبران پارلیمنٹ جوق جوق لنڈن آرہے ہیں۔ کیونکہ پارلیمنٹ کا یہ سیشن تاریخ میں نہایت اہم ہوگا۔ ملک معظم کی افتتاحی تقریر پڑھے جانے کے ساتھ ہی معرکہ آرائی شروع ہوگی جس کی ابتداء فریق مخالف دونوں ہوسوں میں افتتاحی تقریر میں تحریک سے کریگا۔ کہ افسوس ہے۔ کہ گورنمنٹ مسئلہ ہوم رول پر ملک سے مشورہ لئے بغیر دستور کا ارادہ نہیں رکھتی۔ توقع کیجاتی ہے۔ کہ مسٹر اسکوئتھ ہوم رول کے اہم اعلان میں السٹر سے مراعات کی تفاصیل بتائیں گے۔ فریق مخالف کا ہوس آف لارڈز میں ترمیم کی تحریک کا ارادہ خلاف دستور ہے۔ جس پر لبرل سخت ناراضی ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ لارڈوں کے ناقابل مصالحت حصہ کی کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ جس کے سرگروہ لارڈ ولوبی ڈی بروک ہیں۔ جنہوں نے لارڈوں کو سرکلر بھیجکر مسئلہ ہوم رول پر کسی قسم کے سمجھوتہ کرنے کے خلاف متنبہ کیا ہے +

نیشنلسٹوں نے عزم کیا ہے کہ خود مختار آئرلینڈ میں اشخاص یا مذہب سے غیر موزون سلوک کا تحمل نہ کیا جائیگا۔ وہ اپنے پروٹسٹنٹ بھائیوں سے جھگڑا مول نہ لیں گے۔ اور امن کے لئے آزادی کے سوا ہر شے قربان کرنے پر آمادہ ہونگے۔ دیکھئے یہ جھگڑا جو مدت سے شروع ہے کس طرح نپٹتا ہے +

سندھ میں مصری ہل کا تجربہ

صاحب ڈائرکٹر زراعت بمبئی رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ سندھ میں مصری ہل کے تجربہ میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ ہل مذکور صرف پانچ روپے میں مل جاتا ہے۔ اور ہر ایک گاؤں میں اس کی مرمت ہو سکتی ہے۔ پچھلے سال صیغہ زراعت نے اس قسم کے چار سو ہل تقسیم کئے تھے۔ نیز پرائیویٹ فرمیں یہ ہل تیار کر کے براہ راست یا صیغہ ہذا کی معرفت بیچتی ہیں۔ سال گذشتہ سندھ میں تقریباً ایک ہزار ہل فروخت ہوئے۔ اگر سندھ میں۔ تو پنجاب میں بھی رواج ہونا چاہئے +

ایشیائے کوچک میں اصلاحات

قسطنطنیہ ۹ فروری کا تار ہے۔ کہ اصلاحات کے بارہ میں آخر کار روس جرمنی و ٹرکی کے مابین اتفاق ہو گیا۔ صوبجات وان بطلس اور ارض روم کے کونسلوں میں مسلمان وغیر مسلم ممبروں کی تعداد مساوی ہوگی لیکن بطلیس اور دیار بکر کو تناسبی نیابت عطا کیجائیگی۔ روس ابتداء میں تمام صوبجات میں مساوی نیابت کا خواہاں تھا +

سفرجیٹوں میں اختلاف ہو گیا

(لنڈن ۹ فروری) حقوق طلب عورتوں میں اختلاف نمودار ہو گیا ہے۔ مس سلویہ پنکہرسٹ نے عورتوں کی پولیٹیکل و سوشل انجمن سے قطع تعلق کر لیا ہے جس کی اس کی والدہ اور کرسٹل رہنما ہونگی۔ مس سلویہ پنکہرسٹ ایسٹ اینڈ میں اپنی جداگانہ انجمن قائم کر رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ اختلاف ان کے زور کو کم کر دیگا۔ اور یہ .... قابو میں آسکیں گی +

البانیہ کا معاملہ

مسئلہ البانیہ کا معاملہ روبہ ترقی ہے آسٹریا و اٹلی پرنس ویڈ خاں تر ولئے البانیہ کے قرض کی ضمانت دینے کو تیار ہیں۔ اور دیگر دول عظمےٰ بھی پچاس ہزار پونڈ کا قرض دینے پر آمادہ ہیں۔ پرنس ویڈ نے تخت البانیہ قبول کرنے کی جو شرط پیش کی تھی۔ (قرض حاصل کرنے کے متعلق) وہ عملاً پوری ہوگئی ہے۔ پرنس کل روما کو روانہ ہوگیا ہے۔ بعدہٗ وائینا جائیگا۔ پھر نیو ویڈ میں یہ اسد پاشا کی سرکردگی سے البانوی وفد سے ملاقات کریگا۔ جو پرنس کو تخت البانیہ پیش کریگا۔ جس کے بعد پرنس البانیہ روانہ ہو جائیگا۔

تاوقتیکہ یونان کو جزائر اجین صلح واشتی سے حوالے نہ کئے جائیں۔ اور بعدہٗ ان پر یونان کے تسلط کی ذمہ داری نہ کیجائے یونان البانیہ کو خالی کرتا نظر نہیں آتا۔ گو آسٹریا جرمن اطالوی سفراء نے تحریک کی ہے۔ کہ یونان یکم مارچ سے ۳۱ مارچ کے اندر البانیہ کو خالی کردے۔

ملزم کے بھاگ جانے کا نسٹبلوں کو سزا

الفضل میں ہم نے لکھا تھا۔ کہ بعض کانسٹبلوں کی حراست سے عجیب بہانہ کرکے ملزم بھاگ گئے۔ اب معلوم ہُوا ہے کہ تین کانسٹبل جنکی حراست سے دو ملزمان تحصیل ضلع راولپنڈی میں بھاگ گئے۔ انکو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی۔ امید ہے آئندہ سپاہی ملزموں کی ہوشیاری سے نگرانی کرینگے۔

میکسیکو میں خونریزی

بائیس قزاقوں کے ہلاک کئے جانے کے انتقام میں قزاقوں کے میکسیکوی سردار نے ایک ٹرین کو جو لکڑی وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ آگ لگا کر سرنگ میں دھکیل دیا جس سے سرنگ کا چوبی کام بھی جل گیا۔ اور ایک مسافر گاڑی تباہ ہوگئی۔ ۵۰ مسافر دم گھٹنے سے مرگئے۔ قزاق مذکور نے سات امریکنوں کو زرفدیہ کے لئے روک رکھا ہے۔ اس پر فیڈرل والوں نے ٹمپیکو کے متصل ۱۷ باغیوں کو ہلاک کیا۔ دوسری طرف باغیوں نے ۲۰ قزاقوں کو سرسری تحقیقات کے بعد دار پر لٹکا دیا۔ ڈاکوؤں کا لیڈر بچ گیا۔ جس نے ایک سرنگ میں لکڑی و دیگر سامان کی ٹرین میں آگ لگادی۔ چونکہ امریکہ نے درآمد اسلحہ پر روک ٹوک اٹھادی ہے اس لئے ملک میں سامان جنگ میں اسلحہ کا طوفان آرہا ہے۔

گورے مزدوروں کے سرغناؤں کو جلاوطنی

جنرل سمٹس نے کل دوران تقریر میں کہا۔ کہ گورنمنٹ نے کمال احتیاط سے کئی روز کے غور و خوض کے بعد لیبر سرغناؤں کی جلاوطنی کا فیصلہ کیا ہے لارڈ گلیڈسٹون گورنر جنرل جنوبی افریقہ کی بجائے خود گورنمنٹ تن تنہا اس کی ذمہ دار ہے۔

ضابطہ ۱۹۰۳ء کے بموجب گورنمنٹ کو سرسری طور پر خطرناک اشخاص کو جلاوطن کردینے کا اختیار حاصل ہے سرغنایان مذکور اگر سپرد عدالت کئے جاتے۔ تو گورنمنٹ کو ان کے خلاف جرم ثابت کرنا مشکل ہوتا۔ قبل ازیں گابریتہ کول ۱۹۱۱ء میں مشرقی افریقہ سے جلاوطن ہوچکا ہے۔ مسٹر گابریتہ کول کو جلاوطن کرنے کی غرض سے مسٹر اسکوینہ کو جو میموریل بھیجا گیا تھا خود مسٹر رامسے میگڈانلڈ کے بھی اس پر دستخط تھے۔ پہلے خبر دی گئی تھی۔ کہ دس سرغنے جلاوطن ہوئے۔ مگر اب معلوم ہُوا۔ کہ نو ہوئے۔ دسواں مسٹر کنیڈل آخر وقت میں کسیطرح بچ کر نکل گیا اور اس لئے جلاوطن نہ ہوسکا۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں

نٹال کے کاشتکاران نیشکر کی انجمن کے وفد نے کمیشن تحقیقات کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ انجمن تین پونڈ ٹیکس کی موقوفی کے خلاف ہے موقوفی ٹیکس پر انجمن ہندوستانیوں کو ہندوستان واپس بھیجے جانے کو ترجیح دیتی ہے۔ کیونکہ بطور آزاد ہندوستانی کے وہ اس ملک میں رہکر مزدوروں کے طور پر میسر نہ آسکیں گے۔ اور نہ کام کریں گے۔

جہیز نہ مہیا ہونے کی وجہ سے خودکشی کر لی

بنگال میں نحلاف ازیں لڑکی کے والدین کو معقول بلکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر روپیہ دولہا کو نذر کرنا پڑتا ہے۔ اگر لڑکا گریجوایٹ ہو۔ تو اس کی قیمت بھی زیادہ پڑتی ہے۔ غرض کہ جسقدر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ اسی قدر نذرانہ کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ حال میں شمالی کلکتہ میں ایک چہاردہ سالہ لڑکی سنلاتہ نامی نے جس کی ایک طالب علم سے نسبت ہوئی تھی۔ اور لڑکے والے دو ہزار روپیہ جہیز مانگتے تھے۔ باپ بوجہ غربت مکان رہن رکھ کر رقم خطیر بہم پہنچانے کیلئے ادھیڑبن میں تھا۔ اور لڑکی مکان رہن رکھے جانے کے خلاف تھی۔ اس واقعہ کا اسقدر صدمہ ہُوا۔ کہ جل کر مرگئی۔

ہندوستان میں ایک نئی زبان

مسٹر گیٹ کمشنر مردم شماری ۱۹۰۱ء اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں۔ کہ آسام کے باغات چائے میں کام کرنیوالے قلی ایک قسم کی نئی زبان بولتے ہیں جس میں ہندی اور بنگالی زبان کے لفظ بھی آجاتے ہیں۔ یہ زبان قلیوں کی تعداد کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے اور اگر یہی رفتار رہی۔ تو ہندوستان کی دیگر زبانوں میں ایک اور کا اضافہ ہو جائیگا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اس زبان کو کس نام سے منسوب کیا جائیگا۔

آگرہ کا فساد محرم

مقدمہ ہذا میں سرکاری پیروکار مسٹر السٹن نے سترہ مسلمان ماخوذین کے خلاف بوجہ عدم ثبوت مقدمہ واپس لے لیا۔ ۱۳ ضمانت پر چھوڑے گئے۔ بقیہ چار جنپر ہنگامہ کے علاوہ نوری دروازہ میں ایک آدمی کو قتل کرنے کا الزام بھی عائد ہے۔ حوالات میں ہیں۔ آٹھ فروری کا تار مظہر ہے۔ کہ آگرہ کے فساد محرم کے سترہ مسلمان ماخوذین پر فرد جرم لگادیا۔ شاہ آباد میں بھی مقدمہ کیا جاتا ہے۔ آہ! مسلمان اپنے دین پر قائم ہوں۔ ان بدعات سے پرہیز کریں۔ جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں مضر ہیں۔

سترہ ہندوؤں کی گرفتاری

ڈھاکہ میں سترہ نوجوان ہندو گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض سنیاسیوں کا لباس پہنے تھے۔ یہ سابق ملزم سوامی دیانند کو جو دوسرے روز رہا ہونے والا تھا ملنے آئے تھے۔ امید ہے کہ اب اور کسی جگہ اس کا استقبال نہیں ہوگا۔

جرائم پیشہ قوموں کی اصلاح

گورنمنٹ پنجاب نے جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کے لئے پنڈت ہری کشن کول سی۔ آئی۔ ای اور مسٹر ٹامکنز سپرنٹنڈنٹ پولیس کی زیر نگرانی ایک کمیٹی مقرر کرکے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کمیٹی نے کئی سربرآوردہ ہندو مسلمان اور سکھ انجمنوں سے جو اس صوبہ میں سوشل کام کررہی ہیں۔ اس بارے میں مشورہ لیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ وہ اس کام میں مستعدی کے ساتھ گورنمنٹ کی کہاں تک مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی مدد جس طریقہ میں کارآمد ثابت ہوسکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ جماعتیں جرائم پیشہ اقوام کی بستیوں کو اپنی نگرانی میں لیں۔ اور ان میں اپنے مذہبی اصولوں کا وعظ کرکے انہیں اعلےٰ اخلاق سکھلائیں۔ اس کام کے لئے روپیہ کی ایک معقول مقدار کے علاوہ محنت قربانی اور اعلےٰ درجہ کی باقاعدگی کی سخت ضرورت ہے۔ کیا احمدی قوم اس بارے میں کوئی سعی کریگی۔

جزائر ہیٹی میں شورش

جزائر ہیٹی میں آجکل شورش برپا ہے۔ اس لئے برطانیہ اور فرانس کے جہازوں سے بندرگاہ اوپرنس میں فوجی جوان اس غرض سے اتار دئے گئے کہ وہ ان امریکن اور جرمن لوگوں کی مدد کریں۔ جو ہیٹی میں غیر ملکیوں کی حفاظت میں پیشتر سے مصروف ہیں۔

بادشاہ سلامت کی تقریر

پارلیمنٹ برطانیہ کے موجودہ سیشن کا افتتاح ہوگیا - اور بادشاہ سلامت نے تقریر کی - جس میں انہوں نے کئی اہم امور بیان کئے - مثلاً غیر ممالک کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات دوستانہ رہے ہیں - آنیوالی شاہی سیاحت فرانس - برطانیہ اور فرانس کے درمیان دلی تعلقات کی علامت ہیں - البانیہ اور جزائر ایجین کے متعلق معاملات کے فیصلہ سے جنوب و مشرق یورپ میں قیام امن میں مدد ملے گی - اور البانیہ میں جدید فرمانروا کے آنے کے بعد البانیہ کا انتظام کافی مضبوط ہو جائیگا - ٹرکی کے ساتھ خلیج فارس کے نواحی ساحلی علاقوں کی بابت بھی دوستانہ طریقہ میں فیصلہ ہونے والا ہے افسوس یہ ہے - کہ گذشتہ برسات میں ہندوستان میں بارش کی کمی سے بڑے علاقہ میں زراعت کو نقصان پہنچا ہے - لیکن خوش قسمتی سے وقت پر امدادی تجاویز جاری ہوگئی ہیں - یہ بھی افسوسناک امر ہے - کہ آئرلینڈ کے قرضہ کے متعلق ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کوئی فیصلہ ہونے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے - جس سے سخت مشکلات پیش آئیں گی - ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ تمام پارٹیوں کے باہمی اختلافات دور ہو کر ایک مستقل تصفیہ ہو جائے - اس کے بعد بادشاہ سلامت نے ہوس آف لارڈز کی اصلاح کا مسودہ پیش کئے جانے کا اعلان کیا - اور تعلیمی اور کئی علمی معاملات میں اصلاحوں کا بھی ذکر کیا - اور کہا - کہ مشرقی افریقہ کے اُن ممالک کو جو برطانیہ کے زیر سایہ ہیں قرضہ دیا جائے - تاکہ وہ پبلک کے فائدے کے کاموں کو جنکی اشد ضرورت ہے - انجام دیسکیں +

میڈیکل کالج لاہور کے طلباء کی سٹرائک

میڈیکل کالج لاہور کی اسسٹنٹ سرجن کلاس کے طلباء نے ۱۱ فروری کی شام کو ایک جلسہ کیا - اور اس میں قرار پایا - کہ کل یعنی ۱۲ فروری سے کوئی طالب علم نہ کالج میں جائے - اور نہ ہسپتال میں ڈیوٹی دے - چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق ۱۲ فروری کو اسسٹنٹ سرجن کی چار جماعتوں میں سے کسی جماعت کے کسی طالب علم نے ہسپتال میں ڈیوٹی ادا نہ کی - اور سوائے تین کے کوئی کالج میں نہ گیا - ممکن ہے طلباء کو کچھ شکایتیں ہوں - مگر ان کے پیش کرنے کا یہ طریق بہت ناجائز ہے +

جاپانی پارلیمنٹ میں فساد

جاپانی افسروں کی رشوت ستانی پر ناخوش ہو کر قوم پرست پارٹی نے پارلیمنٹ میں موجودہ گورنمنٹ کے خلاف بے اعتباری کا ووٹ کا ریزولیوشن پیش کر دیا - جو نامنظور کیا گیا - کیونکہ اس کے موافق ۱۵۰ رائیں تھیں اور ۲۶۰ خلاف - ریزولیوشن پر پارلیمنٹ میں بحث ہو رہی تھی تو شہر کے ایک پارک میں گورنمنٹ کی مخالفت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - لوگوں کا ایک بڑا ہجوم پارلیمنٹ اور دفتر محکمہ بحری کے گرد جمع ہوگیا - ۲۵ ہزار آدمی دونوں سڑکوں پر گشت لگاتے رہے - ریزولیوشن پر بحث ہوتے وقت قوم پرست اور آئین پرست پارٹیوں کے ممبروں میں فساد ہوگیا جس میں ضربات لگنے سے ایک قوم پرست بیہوش ہوگیا - ریزولیوشن نامنظور ہوتے ہی گورنمنٹ کے مخالف جوش میں آگئے - اور انھوں نے پارلیمنٹ کے دروازے توڑ ڈالنے کیلئے کوشش کی - شام کو لوگوں کا فساد زور پکڑ گیا +

۱۰ فروری - کل جاپانی پارلیمنٹ کے باہر جاپانی ہجوم اور پولیس میں مقابلہ ہوگیا - جس میں تلواروں کے ذریعے ۴ آدمی زخمی کئے گئے - اس کے بعد ہجوم اس وجہ سے منتشر ہو گیا - کہ اس کے منتشر کرنے کیلئے فوج بلوائی گئی +

۱۱ فروری کی خبر ہے - کہ ٹوکیو میں جوش و خروش ٹھنڈا پڑ گیا +

کوکین کی گرفتاری

ایک اٹالین جہاز کے دو ملازموں سے ایک پارسی انسپکٹر پولیس نے بھیس بدل کر کوکین کا سودا کیا جس کی قیمت ۲۴۵۰ روپیہ تھی - اس کے بعد ہی دونوں اٹالین ملازموں کو گرفتار کر لیا گیا - ایک اور جہاز سے ۹۰۰۰ کی کوکین گرفتار کی گئی ہے - تینوں ملزموں کو عدالت فوجداری بمبئی سے ایک ایک سال قید سخت اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے - در صورت عدم ادائے جرمانہ ان کو تین تین ماہ قید مزید دی جائیگی +

لڑکی کی چوری کا عجیب مقدمہ

تین سال کا عرصہ ہوا - کہ رام تلائی سے ایک دو تین سالہ لڑکی یکا یک غائب ہوگئی تھی - ماں باپ نے بہت تلاش کی - لیکن لڑکی نہ ملی - اب دو سال کے بعد لڑکی کے والدین نے ایک لڑکی پر جس کی عمر پانچ سال ہے - اور جو عرصہ ڈیڑھ سال سے بیاہ دی گئی ہے - شبہ کیا ہے - کہ ہماری ہے - لیکن لڑکی بیاہ دینے والا لڑکی اپنی بتاتا ہے - مقدمہ چل رہا ہے - دنیا میں عجیب عجیب قسم کے جرم ہیں +

ایک عورت کی بہادری

۵ فروری کی رات کو قصبہ ہوتی میں بوقت ۲ بجے قریباً بارہ تیرہ آدمیوں نے جو مسلح تھے گنیشی مل کے گھر ڈاکہ ڈالا - اور اس کی عورت کے پیٹ میں چھرا مارا اور زیورات کے لئے اس کے کان اور ہونٹ زخمی کر دیئے - مگر بہادر عورت نے زخمی ہونے کے باوجود بھی کوٹھے پر چڑھ کر شور مچانا شروع کر دیا - جس پر لوگ بیدار ہوگئے - اور چوکیداروں نے فوراً موقع پر پہنچکر فیر کرنے شروع کر دیئے - اتنے میں پولیس بھی تحصیل مردان سے آپہنچی اور ایک ڈاکو زخمی ہو کر تھوڑی دیر بعد مر گیا - دو پکڑے گئے جو دریافت کرنے پر موضع فاطمہ کے پائے گئے - نقصان کا اندازہ ڈیڑھ ہزار روپیہ کے قریب بتلایا جاتا ہے - جو ڈاکو پکڑے گئے - انھوں نے باقی ڈاکوؤں کے نام بھی بتلا دیئے ہیں +

جنوبی افریقہ کا نیا گورنر جنرل

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر سڈنی بیکسٹن کو جو وزارت برطانیہ میں محکمہ تجارت کے افسر اعلےٰ ہیں - لارڈ کا درجہ عطا کر کے جنوبی افریقہ میں لارڈ گلیڈسٹون کی جگہ گورنر جنرل بنایا جائیگا - مسٹر بیکسٹن اس عہدہ کیلئے منتخب بھی ہو چکے ہیں - لارڈ گلیڈسٹون عرصے سے خواہاں ہیں - کہ جون آئندہ میں گورنر جنرلی سے دست کش ہو جائیں گے - لنڈن کے اخبارات ڈیلی کرانیکل اور مارننگ پوسٹ کا خیال ہے - کہ لارڈ گلیڈسٹون کا آئندہ جون میں گورنر جنرلی سے علیحدگی اختیار کرنا یقینی نہیں ہے - مگر مزدور پارٹی کا اخبار ڈیلی سٹیزن لکھتا ہے - کہ جبدن جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس شروع ہوگا +

دو ہزار میل کا ہوائی سفر

برطانیہ سے ممالک متحدہ امریکہ کے شہر نیویارک تک بحر اوقیانوس میں ہو کر مسلسل ہوائی سفر کیا جائیگا ...... یہ سفر ایک ایسے ہوائی جہاز میں کیا جائیگا - جو برطانیہ میں بنایا جائیگا اور جس کے انجن میں ۳۲۰ گھوڑوں کی طاقت ہوگی - یہ انجن ایک ایسے ہوائی جہاز میں لگایا جائیگا - جس میں کم از کم تین پرواز کرنیوالے سوار ہوسکیں - یہ سفر ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کیا جائیگا - اس ہوائی جہاز میں ایک ایسا چھوٹا سا کمرہ بنایا جائیگا - جس میں پرواز کرنیوالا کام سے فارغ ہو کر آرام سے سوسکے - جہاز کے انجن میں یہ خصوصیت ہوگی کہ اسے سخت ہوا بھی سرد نہیں کر سکے گی - بلکہ وہ صرف پانی کے اثر سے ٹھنڈا پڑ سکیگا - جہاز میں بے تار خبر رسانی کا آلہ بھی لگایا جائیگا - اس جہاز میں یہ بھی خاصیت ہوگی - کہ اگر اس کے نیچے آنانے کی ضرورت پڑے تو وہ سمندر کی سطح پر اتار دیا جائے - اور اسے اس سے کوئی نقصان نہ پہنچ سکے - اب تک سب سے بڑا مسلسل ہوائی سفر برٹش فوج کے ایک کپتان نے کیا ہے جس ۲۰۸۵ میل فاصلہ جو فرنبرو ایکر پوڑ سماؤتھ تک اور وہاں سے ذریں برونک طے کیا تھا - اور انگولڈ نے ۲۶ گھنٹے ۲۰ منٹ میں دو ہزار میل سے زیادہ کا سفر کیا - ان واقعات سے احادیث کی پیشگوئیاں صحیح ہو رہی ہیں اور ثابت ہو رہا ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

اسلام کا خدا خالق ہے

اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اسکی صداقت اظہر من الشمس ہے اسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ خود خدا تعالیٰ نے قایم کیا ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ اس کا محافظ اور نگہبان ہے اور چونکہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قایم کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم ہر پہلو میں کامل اور یکتا ہے۔ اور اسکی تعلیم میں کسی قسم کا نقص اور عیب نہیں ہے۔ اور یہی کافی دلیل ہے۔ اس کے سچا ہونیکی۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ محدود علم والا انسان اپنی تعلیم کو نقص اور اختلال سے محفوظ رکھ سکے۔ انسانی علوم نہایت ہی محدود ہوتے ہیں وہ آئندہ کے متعلق بالکل نہیں جانتا۔ قرآن شریف واقعی سچی کتاب ہے۔ اور اس کی تعلیم بالکل حق پر مبنی ہے اور اس میں علم الاولین والآخرین ہے۔ اور تا قیامت کیا بلکہ مابعد قیامت کے بھی حالات بڑے واضح طور سے لکھے ہوئے ہیں۔ اور اب تک دنیا نے اسکی صداقت کے سینکڑوں نہیں لاکھوں دلائل دیکھ لئے ہیں۔

قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کو جسطرح بیان کیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فی الواقع ایسا ہی خدا ہونا چاہیئے۔ اور ایسا ہی ہے۔ دیگر مذاہب اس کی معرفت سے بہت ہی خام ہیں۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ جتنے جتنے وہ معرفت الٰہی سے دور چلے گئے ہیں۔ اتنی ہی انھوں نے خدا تعالیٰ کی صفات میں سخت غلطیاں کھائی ہیں۔ اور یہی دلیل کافی ہے انکے باطل ہونیکی۔ مثلاً بعض مذاہب ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت سے انکاری ہیں۔ انھوں نے حق سبحانہٗ کو اپنے اوپر قیاس کیا ہے وہ چونکہ بغیر مادہ کے کچھ نئی چیز نہیں بنا سکتے۔ بلکہ اسی مادہ کو خراش تراش کر کچھ اور شکل کی چیز بنا لیا کرتے ہیں۔ اور پھر انمیں روح نہیں ڈال سکتے حالانکہ یہ انسان کی کمزوری پر ایک سخت دلیل ہے۔ کہ وہ بغیر سامان کے کوئی چیز نہیں بنا سکتا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا بہت ہی ظلم عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی نعوذ باللہ ایک انسان کی مانند ہے اور اسلئے وہ بغیر مادہ اور روح کے کچھ بنا نہیں سکتا اگر اللہ تعالیٰ کو خالق نہ مانا جاوے تو مادہ اور روح کو ازلی ابدی ماننا پڑیگا اور اس سے یہ لازم آئیگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مادہ اور روح بھی اسکی ذات میں شریک ہیں۔ اور اسلئے خدا تعالیٰ کی توحید بالکل قایم نہیں رہیگی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے معبود ہونیکی کوئی دلیل ہمارے ہاتھ میں نہیں رہیگی۔ قرآن شریف نے سچ فرمایا ہے۔ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔ اے لوگو اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے پہلوؤں کو پیدا کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کو خالق تسلیم نہ کیا جاوے۔ تو پھر اسے کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ انسانوں سے اپنی عبادت کرائے۔ کیونکہ انسانی مادے اور روح کو اس نے نہیں بنایا۔

جب خالقیت الٰہی سے انکار کر دیا جاوے۔ تو مادہ اور روح کے جوڑنے اور توڑنے اور اتصال اور انفصال کیلئے کیا ثبوت ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے جیسے مادہ اور روح خود بخود ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ روح اور مادہ خود بخود جڑ بھی جاتے ہیں۔ خالقیت الٰہی کے انکار سے لازم آئیگا۔ کہ (نعوذ باللّٰہ من ھٰذہ العقیدۃ الفاسدۃ) خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اور اس کا کسی پر ذرہ بھر احسان نہیں۔ پھر عبادت کیلئے محض تحکم نہیں تو کیا ہے۔ مگر قربان جائیے قرآن مجید کے جس نے دنیا پر یہ احسان عظیم کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا خالق ہے اور اس لئے تمام اشیاء اسکی عبادت میں سربسجود ہیں۔ اور کسی کی مجال نہیں ہے۔ کہ وہ اس کے حکم کے آگے چوں وچرا کر سکے۔ اور چونکہ یہ مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے کوئی چیز کسی امر میں انکار نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس سے صریح لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور خالق کل شیٔ ہے۔ الا له الخلق والامر تبارک اللّٰہ رب العالمین خبردار ہو کر سنو۔ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور حکم کرنا بھی اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے۔ بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ خالق نہ مانا جاوے۔ تو خدا کامل نہیں رہتا۔ کیونکہ عدم سے ہستی میں لانا ایک بڑا بھاری کمال ہے۔ اور جو اشیاء کو عدم سے ہستی میں نہیں لا سکتا۔ وہ لاریب کامل نہیں ٹھہریگا۔ بلکہ وہ ناقص قرار دیا جاویگا۔ کل ھل من شرکاۂکم من یبدؤ الخلق ثم یعیدہ قل اللّٰہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ فانی تؤفکون۔ کہدے کیا تمہارے معبودوں میں کوئی ایسا بھی ہے کہ پہلی دفعہ مخلوقات کو بناوے۔ اور پھر اس کو مار کر دوبارہ وجود کا جامہ پہناوے۔ کہدے اللہ ہی پہلی دفعہ مخلوقات کو پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ پھر تم کیوں الٹے جا رہے ہو اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو اور معبودان باطلہ کیطرح خالق نہ مانا جاوے تو معبود برحق اور معبودان باطلہ کے درمیان مابہ الامتیاز کیا باقی رہیگا یہ عقیدہ بڑا خطرناک ہے۔ یہ دہریت کی طرف لیجاتا ہے۔ اس سے احتراز لازم اور واجب ہے۔

اگر اللہ کو خلق کی صفت سے موصوف نہ گردانا جاوے۔ تو اس سے شرک کی بہت تائید لازم آتی ہے حالانکہ کوئی عقلمند انسان شرک پر اعتقاد نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ انسانی طبائع اور نفوس بالکل اس گندے اعتقاد سے متنفر ہو رہے ہیں۔ الحمد للّٰہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون۔ تمام محامد اللہ تعالیٰ کیلئے سزاوار ہیں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور اندھیرے اور روشنی بنائی پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہیں۔ اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تمکو مٹی سے بنایا۔ اور تمہاری اجل مقرر فرما دی۔ اور اصلی وقت تو اسکے پاس ہے پھر تم شرک کرتے ہو۔

اس عقیدہ سے خدا تعالیٰ کا علم بھی ناقص ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جو بغیر روح اور مادہ کے بنا نہیں سکتا۔ بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسے بغیر مادہ اور روح کے کسی چیز کے بنانے کا علم نہیں ہے۔ علاوہ بریں وہ مادہ اور روح کے خواص اور صفات سے بھی واقف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو چیز اس نے بنائی ہی نہیں وہ اس کے خواص کیسے بتا سکتا ہے۔ اگر وہ اس کے خواص سے علم رکھتا تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اُس کو بنا نہیں سکتا۔ جب خدا تعالیٰ کا نعوذ باللہ علم ناقص ثابت ہو گیا۔ تو بھلا ناقص خدائی کے قابل کب ہو سکتا ہے کلا وحاشا۔ خلق کل شیٔ وھو بکل شیٔ علیم۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کو پیدا کیا ہے۔ اور اس لئے وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ سچ ہے بغیر علم کامل اور تصرف کامل کے خدائی بالکل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ کو خالق ماننے سے ہی اللہ تعالیٰ کا علم کامل اور تصرف کامل ثابت ہوتا ہے لاریب اس کا انکار دہریت میں جا گراتا ہے۔

کسی مذہب کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ حاکم ہے۔ اور اس کے حکم میں کوئی اور شریک نہیں وہ اس میں بالکل یگانہ اور یکتا ہے اور جو یکتا اور یگانہ ہوگا وہ ہر شئے کا خالق ہوگا۔ اگر وہ خالق نہ مانا جاوے تو ماننا پڑے گا۔ کہ اُس کی یکتائی اور یگانگت میں اور بھی شریک ہیں۔ اور جب وہ یکتا نہ رہا۔ تو اُس کی حکومت بھی سر سے اٹھ گئی پس ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کا پیدا کرنیوالا ہے کوئی چیز اُس کی خلق سے باہر نہیں ہے۔ قل اللّٰہ خالق کل شیٔ وھو الواحد القھار۔ کہدے۔ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا حکمران ہے۔ ہم ہر ایک منصف عادل مزاج کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اس بات کا جواب دے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ وہ تمام جہان پر حکومت کرتا ہے۔ اور وہ اس کی یکتائی کی بھاری دلیل ہے۔ کیونکہ حکومت کیلئے کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ اگر وہ اس میں واحد نہیں تو اور کیا وجہ ہے۔ اور واحد لاشریک ماننے سے ماننا پڑیگا۔ کہ اور سب اسی کی مخلوقات ہیں۔ اگر مخلوق نہ مانا جاوے۔ تو وحدت باری میں فرق لازم آئیگا۔ جو بالبداہت عند العاقلین غلط ہے۔ کیونکہ پھر روح مادہ اور خدا انادی ہونگے۔ بس پھر خدا کی یکتائی اٹھ جائیگی جب یکتائی نہ رہی۔ تو اس کی حکومت بھی نہیں رہ سکتی بہر حال خدا کو خالق ماننے میں انسان بہت ہی صحیح اور مستقیم راہ پر آ جاتا ہے۔ اور تمام معائب اور نقائص خالق نہ ماننے سے عائد ہوتے ہیں اور اسی بناء فاسد سے ایک دوسری بناء فاسد لازم آ دیگی۔ اسی وجہ سے مسئلہ اواگون اختراع کیا گیا۔ خدا کا سرب شکتیمان ہونا بالکل بے معنی ہو جائیگا۔ لیکن اسلام خدا تعالیٰ کے متعلق یہ فرماتا ہے یحکم ما یرید ویفعل اللّٰہ ما یشاء ۔

٭ ٭ ٭

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا میں کیا کیا؟

تمام علماء منابر مساجد پر چڑھ کر ہمیشہ یہ وعظ کیا کرتے تھے۔ کہ تیرہویں صدی سے بھیڑیوں نے بھی پناہ مانگی ہے۔ اور چودہویں صدی پر بڑی امید اور توقع لگائے ہوئے تھے۔ کہ اس میں وہ موعود نمودار ہوگا۔ اور اسلام کی از سر نو تجدید کریگا۔ اور اسکو تمام ادیان باطلہ پر غالب اور برتر ثابت کریگا۔ اور حجج ساطعہ اور براہین قاطعہ سے مخالفین حق کا قلع قمع کردیگا اور بجنسہٖ وہی حال تھا جو سید ولد آدم کے زمانہ بعثت سے پہلے تھا۔ وکانوا من قبل یستفتحون علے الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللّٰہ علے الکافرین۔ اور اس سے پہلے وہ کافروں کے مقابلہ میں فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ کہ اے خدا وہ موعود ہم میں ارسال فرما۔ جب وہ انکے پاس آیا۔ جسکو وہ پہچانتے تھے تو اس سے منکر ہو گئے۔ پس اللّٰہ کی لعنت ہو کافروں پر۔ افواج کفر افواج یزید کی طرح بیچارے اسلام پر حملہ آور تھیں۔ اور کوئی پہلو اور کوئی طرف ایسی نہ تھی۔ کہ وہ حملے سے بچی ہوئی ہو۔ قلعہ کی چاروں دیواروں کے مسمار کرنے میں کفر پورے زور کے ساتھ اپنی طاقت خرچ کر رہا تھا۔ اور اسلام بالکل بے کس و بے بس تھا۔ کوئی اس میں ایسا مرد خدا نہ تھا کہ وہ اسلام کو دشمنان دین کے حملات سے بچاتا۔ عیسائیت نے لاکھوں کتابیں اور رسائل اور ٹریکٹ اسلام کی تخریب میں تصنیف اور تالیف کر دیئے تھے۔ اور اسلام کی شکل ان میں ایسی بھونڈی دکھائی گئی تھی کہ دیکھنے والا فوراً اسلام سے برطرف ہو جاوے اور اس سے متنفر ہو جاوے اور کسی جبر اور مکر کے استعمال کرنے میں انھوں نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا تھا۔ اس کیلئے باقاعدہ مشن جاری کئے گئے۔ اور منادوں کا تقرر بڑے زور سے ہوا اور دجالیت کے پھیلانے کیلئے لاکھوں انسان یکبارگی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیل گئے۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ غرضکہ جسطرح بھی بن پڑا۔ انھوں نے اپنی طرف سے عیسائیت کو پھیلانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اسی غرض کے حصول کیلئے ہسپتال اور شفاخانے کھولے گئے۔ مدارس اور کالج قائم کئے گئے۔ یتیم خانے بنائے گئے۔ اخبار جاری کئے گئے۔ اور بیشمار کتب اور رسائل اور اشتہارات اس بارہ میں تصنیف کئے گئے۔ یہ تمام زور صرف اس لئے خرچ کیا گیا۔ کہ ایک عورت کے بیٹے کو خدا بنایا جاوے۔ حالانکہ انسانی عقل اس کو چاروں طرف سے دھکا دے رہی ہے کہ یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک کھاتا پیتا انسان جو کہ حوائج انسانیہ میں ہر وقت مبتلا اور گرفتار رہتا ہے۔ خدا کی مسند اعلیٰ پر جلوہ فگن ہو سکے مگر ظاہری حشمت اور شوکت بھی ضرور اپنا اثر دکھلاتا ہے۔ دنیاوی جاہ و جلال بھی بہت لوگوں پر اپنا بڑا اثر کرتا ہے۔ بہت سے لوگ اس قسم کے دنیا میں ہوتے ہیں۔ جو محض کالانعام ہوتے ہیں۔ وہ ظاہری جلوہ پر فریفتہ اور شیدا ہو جاتے ہیں۔ اور انجام کبھی نہیں سوچتے۔ کہ آیا اسکا نتیجہ بھی اچھا ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ انکے نفسانی اغراض یہاں پورے ہو جاتے ہیں تو وہ وہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اٰذان لا یسمعون بہا اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون۔ انکے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھ کا کام نہیں لیتے۔ انکی آنکھیں تو ہیں مگر انکے ساتھ وہ دیکھتے نہیں۔ انکے کان تو ہیں مگر انکے ساتھ وہ سنتے نہیں۔ وہ مویشیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔ یہ غافل لوگ ہیں۔ کئی ایک اسباب اور وجوہ سے وہ عیسائیوں کے قابو میں چڑھ گئے۔ اپنے مذہب سے بالکل وہ عاری تھے۔ الناس علے دین ملوکہم۔ سلطنت کا مذہب اختیار کرنے سے وہ بڑے اعزاز کا استحقاق حاصل کر سکتے تھے۔ کم از کم یہ کہ وہ اس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ سریر سلطنت پر جلوہ فگن ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس طوفان بے تمیزی کے زمانہ میں بہت سے مسلمان آدمی اس سیلاب میں بہ گئے۔ اور اس ناگہانی آفت کے شکار ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے محض فضل اور رحم سے اپنا ایک مامور بندہ ہم میں بھیجا۔ اور وہ ہمیں مستحکم اور استوار حصن میں متحصن کر گیا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اسکے مقرر کردہ اصول اور قواعد جو کہ حجج واضحہ اور دلائل باہرہ پر مبنی ہیں کبھی بھی کسی بطلان کے بمب سے پھٹ نہیں سکتے۔ اور نہ کوئی توپ اور گولا اسکو اڑا سکتا ہے عیسائیوں کے خدا کو زمین میں سلا دیا اور اسکی قبر کا پتہ کشمیر محلہ خان یار سرینگر میں بتا دیا۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے یہ بات الگ ہے جو بات اس نے کہی وہ لاجواب کہی اور کوئی اس کے مقابل میں نہیں اٹھا کہ اسکو باطل کرے۔ تثلیث کے رد میں اتنے بڑے زبردست دلائل جنگ مقدس میں بیان کر دئے کہ ایک عقلمند انسان کیلئے بصائر کا کام دیسکتے ہیں۔ مگر جو لوگ ضد اور تعصب کو نہیں چھوڑتے اور پھر وہی سر الاپے جاتے ہیں۔ اب ان کو کیا کہا جاوے۔ اور مذہب کی حقیقت ثابت کرنیکے لئے یہ ایک بڑا زبردست اصل مقرر کر دیا کہ جو انسان کسی مذہب کی تائید میں آسمانی کتاب سے اسکی صداقت اور سچائی کا ثبوت دے۔ اور اپنی وکالت کے اختیارات اتنے وسیع نہ کرے کہ مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہو جاوے۔ مبارک ہو تمہیں اے مسلمانو! کہ تم میں ایک ایسا انسان پیدا ہوا جسنے ہر اسلامی صداقت اور سچائی قرآن سے دکھلائی۔ اور اسکی حقیقت کے دلائل بھی قرآن کریم سے نکال کر پیش کئے کاش کوئی اس کی قدر کرتا کیسی ہی لطیف اور عمدہ بات ہے جو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مذہب کی حقیقت کے اثبات میں قائم فرما دی کیوں نہ ہو رسول کریم فداہ ابی و امی نے انکو پہلے ہی سے حکم فرما دیا ہوا ہے کسی یہ فیصلہ کن بات ہے۔ تلک حجتنا اٰتیناہا ابراہیم علٰی قومہ نرفع درجات من نشاء ان ربک حکیم علیم۔ یہ دلیل خود ہم نے ابراہیم کو عطا فرمائی ہے۔ کہ اسکو اپنی قوم کے برخلاف وہ استعمال کرے۔ ہم درجات بڑھا دیتے ہیں۔ جن کیلئے چاہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور تیرا رب حکمت کاملہ اور علم کامل سے کام کرتا ہے۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب اس معیار اور محک کے مطابق پورا نہیں اتر سکتا۔ پھر یہ کیسا ظلم اور بے انصافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا دنیا میں بیہودہ اور بیفائدہ تھا۔ "کلا وحاشا"۔ اور زیادہ تعجب انگیز یہ بات ہے کہ وہ انسان آپ کے تشریف لانیکو بیفائدہ قرار دیتا ہے۔ جو کہ آپکے اصول مقرر کردہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور مخالفین کے مقابلہ میں انہی دلائل سے اپنا گذارہ کرتا ہے حضرت اقدسؑ کا آنا بڑا بابرکت اور فائدہ مند ہوا۔ کیونکہ اس آنیکے ساتھ وہ ایمان واپس آگیا جو کہ ثریا پر چلا گیا تھا۔ دہریت کی ہوا دنیا میں چل رہی تھی۔ اور اسلامی لیڈر بھی یہ کہہ رہے تھے کہ چلو تم جدہر کی ہوا ہو دنیا پرستی و مادہ پرستی کا عام رواج اور چرچا تھا۔ اور اسپر زمانہ امن کے فلسفے ناول سفر دنیا میں بکثرت ہو گئے۔ اور یورپ کے آزاد الخیال مصنفوں کے علم ادب کا یہ اثر ہوا۔ کہ کالجوں کے طلباء مذہب سے دور ہوتے چلے گئے اور اسکا اثر یہ پڑا۔ کہ لوگ مذہب کے لفظ کو بھی برا کہنے لگے۔ اور مذہبی آدمیوں کو مجنون اور اولڈ فیشن اور قدامت پسند کہا گیا حضرت مسیح موعودؑ نے اس سیلاب اور طغیانی کے آگے ایک زبردست بند کھڑا کر دیا اور ہزاروں کی تعداد میں نو تعلیم یافتہ آپکی جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور انھوں نے از سر نو لامذہبی چھوڑی اور دین اسلام پر قائم ہو گئے۔ مولوی صاحبان ہرگز اس قابل نہ تھے کہ وہ کالجیٹ طلباء کو اپنے قابو میں لا کر انکی بحث لکھ سکتے..... بلکہ ہر دو کیلئے المشرقین فبئس القرین والا معاملہ تھا۔ اتنے بڑے اہم امر کیلئے مامور من اللّٰہ کی ضرور ضرورت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا میں آکر سب سے پہلے مسلمانوں کو ایمان ثریا سے واپس لا دیا تھا افسوس کہنے والے اب بھی یہی کہے جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ دنیا میں بیفائدہ آئے تھے۔ وہ یاد رکھیں اور ضرور یاد رکھیں کہ صرف اسوقت احمدیت ہی ہے جو کہ انسان کو دہریہ بننے سے بچا سکتی تھی اس طوفان ضلالت سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ تم نوح کی کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ کشتی نوح میں حضرت اقدسؑ نے بتا دیا ہے کہ جو اس میری بتائی ہوئی تعلیم کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ اسیطرح بریمو آریہ بڑی شد و مد سے اپنا اعلان دے رہی تھی۔ اور لاریب دہریت دوسرے درجہ پر ہے۔ اس نے نعوذ باللہ تمام راستبازوں اور انبیاء اور رسل صلے اللّٰہ علیہم وسلم بالکل دغاباز دھوکہ باز اور جھوٹے ثابت کئے ہیں۔ اسکو دلائل یقینیہ اور بینات قاہرہ سے رد فرما دیا اور اپنے ذاتی تجربہ سے ثابت کر دیا۔ کہ اللّٰہ تعالیٰ اب بھی کلام کر سکتا ہے۔ اور پھر کلام الٰہی کی باتیں بھی دنیا میں شائع کر دیں۔ افسوس پھر بھی آپکے آنیکو بیفائدہ بتایا جاتا ہے۔ آریہ مت نے خدا کی صفات اور انسانی تمدن میں جو سخت غلطیاں کی تھیں انکو ایسے احسن طریق سے ثابت کر دیا۔ کہ کسی کو مجال نہیں کہ وہ اس کے آگے دم مار سکے۔ سکھوں کے گرو کو مسلمان ثابت کر کے اسلام کی طرف بلایا۔ اور ان پر حجت ملزمہ تمام کر دی۔ شیعہ مذہب کے اصول کا بالکل استیصال کر دیا۔ غرضکہ کوئی ایسا مذہب نہیں جسکے فتح کرنیکے لئے ایسے اسلحہ اور اسقدر ہمیں عطا فرما دیئے ہوں کہ ہم انکے ذریعہ دیگر مذاہب کو فتح کر سکتے ہیں۔ اور مذہب اسلام کو ایسا مضبوط کیا کہ کوئی مذہب اسکو کبھی بھی فتح نہیں کر سکتا ✦

امر بالمعروف!

سود خوری

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سود خوری سے مسلمانوں کو سخت روکا ہے۔ اور سود لینے والوں کی نسبت نہایت خوف دلانیوالے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے سود کھانیوالے اور سود دینے والے دونوں کو ناپسند کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان یہ دونوں کام کرتے ہیں۔ ایسے مسلمان تو کثرت سے پائے جاتے ہیں جو سود پر بنکوں سے یا بنیوں سے روپیہ لیتے ہیں۔ اور اس قسم کے بھی ہزاروں مسلمان ہیں جو سود پر روپیہ دیتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے سود لینے یا دینے کی اصل اور بڑی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اسوقت سود کے بغیر کام نہیں چلسکتا۔ اور زیادہ سے زیادہ وہ یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آجکل تجارت کا رنگ ایسا بدلا ہے۔ اور حالات کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ بغیر سود کے گذارہ نہیں چلسکتا۔ اور ہم دوسری تاجروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کہ اول تو وہ روپیہ کس کام کا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کر کے حاصل کیا جائے۔ بہت لوگ روپیہ جوڑتے جوڑتے مر جاتے ہیں۔ اور زر کثیر جمع کر لیتے ہیں۔ مگر ملک الموت انکی جان نکالکر لیجاتا ہے۔ اور روپیہ پیچھے ایسے لوگوں کے ہاتھ آتا ہے۔ جو اسے نہایت بیدردی سے خرچ کر دیتے ہیں اور جنھیں اسبات کا خیال بھی نہیں آتا۔ کہ کمانیوالے نے کس محنت اور کوشش سے یہ روپیہ کمایا تھا۔ اور کسطرح جائز و ناجائز وسائل کو استعمال کر کے یہ روپیہ جمع کیا تھا۔ پھر اس جمع کرنے سے کیا فائدہ اور اس دولت بڑھانیکا کیا نتیجہ جب خدا تعالیٰ ہی ناراض ہو گیا۔ تو دولت جمع کرنے سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے

مگر یہ بات تو تب ہے کہ ہم ان لوگوں کے اس قول کو مان لیں۔ کہ بغیر سود لینے کے کام نہیں چلسکتا۔ مگر ہمیں اسکے ماننے میں عذر ہے کیونکہ قرآن شریف میں ایک علیم و خبیر ہستی نے سود لینے سے روکا ہے۔ پس اگر دنیا پر کوئی ایسا زمانہ آنا تھا۔ کہ سود کے بغیر دنیا کا کام ہی نہ چلسکتا تھا۔ تو اس نے یہ کیوں فرمایا فاذنوا بحرب من اللہ۔ اگر سود لیتے ہو۔ تو ہم سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اس جگہ کم سے کم یہ استثنا کر دیا جاتا۔ کہ آجکل سود ناجائز ہے۔ مگر ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ بات ناممکن ہو جائیگی۔ تو اسوقت پر سود لے لیا کرنا کیونکہ بغیر سود لینے کے تمہارے کاروبار نہ چل سکینگے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سود کے بغیر کام چلسکتا ہے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ سود لئے بغیر کام نہیں چلسکتا۔ وہ غلط کہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ سود لیکر وہ لوگ بھی جنکے پاس دس ہزار یا پندرہ ہزار روپیہ ہوتا ہے لاکھوں کی سوداگری کرتے ہیں۔ مگر اس سوداگری کے نتائج بد بھی بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ہم ایسے لوگ جانتے ہیں جنہوں نے دیانتداری سے چند روپوں سے تجارت شروع کی۔ اور محنت و کوشش سے اسے فروغ دے دیکر لاکھوں کا کاروبار بنا لیا۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی کوئی خطرہ نہیں پیش آیا۔ کیونکہ جسقدر روپیہ بھی وہ تجارت میں لگاتے ہیں۔ وہ انکا اپنا ہی ہوتا ہے۔ اگر دس بیس ہزار روپیہ گھاٹا بھی ہو گیا۔ تو اپنا روپیہ گیا۔ یہ تو نہیں ہوتا۔ کہ سود پڑنا شروع ہو گیا۔ اور چند سال کے بعد سب راس المال سمیت سود پر روپیہ دینے والوں کے گھر جا پڑا۔ اور ان لوگوں کا دوسرے تاجروں کے نقصان سے بھی کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر یہ سود پر روپیہ نہیں لیتے۔ تو دیتے بھی نہیں۔ اور اس طرح آمد کی لالچ سے اپنا روپیہ لوگوں کے پاس نہیں رکھ چھوڑتے جبکہ اکثر اوقات دوسرے کو نقصان پہنچنے پر ان کا روپیہ بھی ساتھ ہی دریا برد ہو جاتا ہے۔

بس سود کا لین دین کرنیوالے لوگ بالکل غلط کہتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر کام نہیں چلسکتا۔ اسوقت بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو سود کے بغیر کام کرتے ہیں۔ اور لاکھوں کا کرتے ہیں۔ پھر ہم کیونکر مان لیں۔ کہ سود کے بغیر کام نہیں چلسکتا۔ تجربہ تو یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ سود خور ہلاک ہی ہوتے ہیں۔ ابھی ایک دو بنکوں کا دیوالہ نکلا ہے۔ ان کے دیوالہ نکلنے کے ساتھ ہی اور کئی بنکوں کا دیوالہ نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اور ہزاروں گھر برباد اور ہزاروں خاندان ویران ہو گئے ہیں۔ جن کی ساری عمر کی کمائی بنکوں کے بند ہوتے ہی غارت ہو گئی ہے۔ اور اب وہ نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ اور دوسروں کے دست نگر ہو گئے ہیں۔

مگر باوجود اس کے کہ ہمیشہ کچھ مدت کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ عام تباہیوں کے ذریعہ لوگوں کو متوجہ کرتا رہتا ہے مگر لوگ ہیں۔ کہ باز ہی نہیں آتے۔ اور روز بروز سود کے کاروبار میں زیادہ سے زیادہ منہمک ہوتے جاتے ہیں اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین۔

سود لینے والے جسطرح تباہ ہوتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر سود دینیوالے ہلاک ہوتے ہیں۔ مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا تو تھا ہی مگر سکھ نہیں پایا بلکہ جب سے احکام الٰہی کو توڑا ہے۔ اسوقت سے ذلیل ہی ہو رہے ہیں۔ مختلف ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مسلمانوں نے ہندوؤں سے سود پر روپیہ لینا شروع کیا تھا اور یہ مرض ان میں عام تھی۔ پھر کیا وہ ضروریات پوری ہو گئیں۔ اور یہ کامیاب ہو گئے نہیں ایسا نہیں بلکہ خدا کی لعنت انکے ساتھ رہی اور یہ بجائے ان مشکلات کو حل کر سکنے کے اور مشکلات میں پڑ گئے۔

جب مسلمانوں کی حکومت ہندوستان سے جاتی رہی تو انکے پاس بہت کم دولت رہ گئی تھی کیونکہ اپنے آخری عہد میں فضول خرچ بہت تھے جسکی وجہ سے روپیہ انکے پاس نہ تھا۔ روپیہ کے علاوہ جائدادیں بھی مسلمانوں کے پاس کم تھیں کیونکہ یہ بجائے جائیدادیں خریدنے کے سرکاری ملازمتیں اور فوجی عہدہ زیادہ قبول کرتے تھے۔ اور اسی پر ان کی معاش اور گذران تھی جب حکومت کے ساتھ ملازمت کا معاملہ جاتا رہا۔ تو بہت تھوڑے مسلمان تھے جنکے پاس جائیدادیں تھیں۔ جو جائدادیں رہ گئی تھیں وہ انھوں نے سود سے تباہ کر دیں مسلمان خاندانوں کی حالت دیکھکر کیا رحم آتا ہے۔ ایک بنیا جو انکی اپنی رعایا میں سے ہوتا ہے انہی کے مکانوں میں رہتا ہے۔ اس سے روپیہ سود پر لیتے ہیں۔ وہ آگے پیچھے جی حضور جی حضور کہتا پھرتا ہے۔ مہاراج کے سوا بات نہیں کرتا۔ جب کلام کرتا ہے۔ ہاتھ باندھ لیتا ہے مگر اندر ہی اندر اس کے منصوبے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ وہ یہ جانتا ہے۔ کہ چند دن انکی رسی ڈھیلی چھوڑے رکھونگا۔ تو ایکدن انکے مکانات انکی جائدادوں انکے اموال کا مالک ہو جاؤنگا۔ بجائے روپیہ طلب کرنیکے وہ مسلمان امیر کو اکساتا ہے کہ آپ اور روپیہ قرض لیں اور بار بار کہلا بھیجتا ہے۔ کہ ہم تو آپکے غلام ہیں۔ جب روپیہ کی ضرورت ہو فی الفور بغیر کسی تردد کے آپ طلب فرما لیا کریں۔ ہمارا سب مال آپکا ہی ہے۔ اور ہمیں اپنے آخری پیسہ تک کے حاضر کر دینے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ مگر افسوس جب قرض بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ سود پر روپیہ دینیوالا سمجھ لیتا ہے کہ اب یہ شکار میرے قبضہ میں آگیا ہے۔ اور اسکے بال و پر میں اتنی طاقت نہیں کہ میرے تنے ہوئے جالے کو توڑ کر نکل سکیں۔ بلکہ میرا پھندا اس کے گلے میں خوب پڑ گیا ہے تو وہ ایکدفعہ ہی رسی کھینچ لیتا ہے۔ اور بجائے لجاجت کے درشتی سے کلام کرتا ہے۔ بجائے خادم ہونیکے آقا ہونیکا دعویدار ہو جاتا ہے بجائے روپیہ دینے کے باپ دادا کے وقت کی جائیداد قرق کرنیکی تدبیر کرتا ہے اور پولیس کو دروازہ پر لا کھڑا کرتا ہے اور وہ بھی ایک حد تک مجبور ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا مال بھی واقعہ میں خطرہ میں ہوتا ہے۔ غرضیکہ وہی رئیس جو کچھ دنوں پہلے چند گاؤں کا مالک ہوتا ہے۔ اب اسے سر چھپانیکی جگہ بھی نہیں ملتی۔

افسوس مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کر کے دین دنیا دونوں برباد کر لئے۔ اب بھی اگر گورنمنٹ زراعت پیشہ اقوام کا قانون پاس کر کے مسلمانوں کو نہ بچاتی۔ تو یہ بالکل تباہ ہو جاتے مگر آخر گورنمنٹ بھی کب تک بچائیگی آج نہیں تو کل مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑیگا۔ خدا کے غضب سے کون بچا سکتا ہے اب بھی وقت ہے کہ مسلمان سوچیں اور غور کریں اور اپنے خاندانوں پر رحم کریں اور سود لینے دینے کو ترک کر دیں۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اور اسکی غیرت جب جوش میں آتی ہے۔ تو مجرم کو ہلاک کر دیتی ہے دنیاوی بادشاہوں کا خلاف کر کے انسان سکھ نہیں پا سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام توڑ کر کسطرح چین سے رہ سکتا ہے۔

مسلمانو! اب بھی ہوش میں آجاؤ۔ اور ان بد عنوانیوں کو چھوڑ دو حلال مال کھاؤ تا اعمال صالحہ کی توفیق عطا ہو۔ وہ جو سود لیتا یا دیتا ہے۔ وہ حلال رزق نہیں کھاتا۔ بلکہ حرام کھاتا ہے اور جو حرام رزق پر پلتا ہے اعمال صالحہ کی توفیق اسے نہیں ملتی۔

افسوس ہے کہ مسلمان اسوقت حق سے ایسے دور جا پڑے ہیں۔ کہ وہ حق بات پر عمل کرنا تو الگ اس کا سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ بمبئی میں جہاں مسلمان تاجر کروڑوں روپیہ کی تجارت کرتے ہیں۔ وہاں کا یہ حال ہے۔ کہ جب کوئی مولوی صاحب وعظ کہنے کے لئے آئیں۔ تو انہیں تاکید کر دیجاتی ہے۔ کہ سود پر وعظ نہ کہیں۔ ورنہ کچھ نہ ملیگا۔ اور مولوی صاحبان کا بھی آجکل یہ حال ہے کہ چند روپیہ کیلئے وہ حق بات کے کہنے سے مضائقہ کرتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت النفس جھوٹی مدح سے نفرت

علم غیب سے انکار

اب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسا مطہر پیدا کیا تھا۔

بادشاہوں کے درباروں اور رؤسار کی مجالس میں بیٹھنے والے جانتے ہیں۔ کہ ان مقامات میں بیجا تعریف اور جھوٹی مدح کا بازار کیسا گرم رہتا ہے۔ اور کسطرح درباری اور ہم مجلس رؤسا کی کی تعریف اور مدح میں آسمان اور زمین کے قلابے ملاتے ہیں۔ اور وہ انکو سنکر خوش اور شاداں ہوتے ہیں۔ ایشیائی شاعری کا تو دارو مدار ہی عشقیہ غزلوں اور امراء کی مدح سرائی پر ہے۔ شاعر اپنے قصیدہ میں جس امیر کی مدح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کی ہر ایک خوبی اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اور واقعات اور حقیقت سے اُسے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جسقدر ممکن ہو جھوٹ بولتا ہے۔ اور تعریف کا کوئی شعبہ اٹھا نہیں رکھتا۔ ہر ایک رنگ سے اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔ اور اسکا دل خوب جانتا ہے۔ کہ میرے بیان میں سو داں حصہ بھی صداقت نہیں سننے والے بھی جانتے ہیں۔ کہ محض ہجو اس کر رہا ہے۔ مگر وہ جب اس امیر یا بادشاہ کی مجلس یا دربار میں اپنا قصیدہ پڑھ کر سناتا ہے تو ہر ایک شعر پر اپنی داد کا خواہاں ہوتا ہے۔ اور سننے والے جو اسکی دروغ گوئی سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔ قصیدہ کے ایک ایک مصرعہ پر ایکدوسرے سے بڑھ بڑھکر داد دیتے اور تعریف کرتے ہیں کہ سبحان اللہ کیا خوب کہا۔ اور خود وہ امیر جسکی شان میں وہ قصیدہ کہا جاتا ہے۔ باوجود اس علم کے کہ مجھ میں وہ باتیں ہرگز نہیں پائی جاتیں جو شاعر نے اپنے قصیدہ میں بیان کی ہیں۔ ایک ایک شعر پر اسے انعام دیتا اور اپنی ذات پر ناز و فخر کرتا ہے۔ حالانکہ قصیدہ کہنے والا سننے والے اور جسکے حق میں کہا گیا ہے سب کے سب واقعات سے ناواقف نہیں ہوتے۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ قصیدہ میں جو مضامین بیان کئے گئے ہیں انمیں ایک شمہ بھر بھی صداقت وراستی نہیں امراء کی قید کیا ہے۔ عام طور پر ہر ایک انسان کا یہی حال ہے (الا ماشاء اللہ) کہ وہ اپنی تعریف سنکر خوش ہوتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ میری مدح کیجائے۔ اور جب کوئی اسکی نسبت جھوٹی مدح سے بھی کام لیتا ہے تو اسکے اندر یہ جرأت نہیں ہوتی۔ کہ اسکا انکار کرسکے۔ بلکہ سکوت کو ہی پسند کر لیتا ہے۔

مگر ہمارے آنحضرت صلعم فداہ ابی و امی ایسے برگزیدہ اور پاک مطہر انسان تھے۔ کہ آپ ان کمزوریوں سے بالکل پاک تھے۔ اور اگر ایکطرف ہر قسم کی خوبیوں کے جامع اور نیکیوں کے خازن تھے۔ تو دوسری طرف آپ یہ بھی کبھی پسند نہ فرماتے تھے۔ کہ کوئی شخص آپکی نسبت کوئی ایسی بات بیان کرے جو درحقیقت آپ میں نہیں پائی جاتی۔

ربیع بنت معوذ رضؓ سے روایت ہے کہ دخل علی النبی صلّی اللہ علیہ وسلم غداۃ بنی علیّ فجلس علیٰ فراشی کمجلسک منی وجویریات یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر حتیٰ قالت جاریۃ وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تقولی ھٰذا وقولی ما کنت تقولین۔ یعنی جبدن میری شادی ہوئی ہے اُس دن آنحضرت صلعم میرے پاس تشریف لائے اور میرے فرش پر بیٹھ گئے اسیطرح جسطرح تو بیٹھا ہے (یہ بات راوی کو کہی) اور کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور بدر کی جنگ میں جو میرے بزرگ مارے گئے تھے۔ انکی تعریفیں بیان کر رہی تھیں۔ یہانتک کہ ایک لڑکی نے یہ مصرعہ پڑھنا شروع کیا (اس مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے) کہ ہم میں ایک رسول ہے۔ جو کل کی بات جانتا ہے اس بات کو سنکر آنحضرت صلعم نے اُسے ٹوکا اور فرمایا۔ کہ یہ مت کہہ اور جو کچھ پہلے گا رہی تھی۔ وہی گاتی جا۔

یہ وہ اخلاق ہیں۔ جو انسان کو حیران کر دیتے ہیں۔ اور وہ ششدر رہ جاتا ہے کہ ایک انسان ان تمام کمالات کا جامع ہو سکتا ہے۔ بیشک بہت سے لوگوں نے جنکی زبان تیز تھی یا قلم رواں تھی۔ تقریر و تحریر کے ذریعہ اعلیٰ اخلاق کے بہت سے نقشے کھینچے ہیں۔ لیکن وہ انسان ایک ہی گزرا ہے۔ جس نے صرف قول سے ہی نہیں بلکہ عمل سے اعلیٰ اخلاق کا نقشہ کھینچ دیا اور پھر ایسا نقشہ کہ اسکی یاد چشم بصیرت رکھنے والوں کو کبھی نہیں بھول سکتی۔

ایکطرف دنیا کو ہم اپنی تعریف و مدح کا ایسا شیدا دیکھتے ہیں۔ کہ خلاف واقعہ تعریفوں کے پل باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور جنکی مدح کیجاتی ہے۔ بجائے ناپسند کرنے کے اس پر خوش ہوتے ہیں اور ایکطرف آں حضرت صلعم کو دیکھتے ہیں کہ ذرہ منہ سے ایسا کلام سنا۔ کہ جو خلاف واقعہ ہے تو باوجود اسکے کہ وہ اپنی ہی تعریف میں تھا اس سے روک دیتے۔ اور کبھی اسے سننا پسند نہ فرماتے۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اہل دنیا کدہر کو جا رہے ہیں اور وہ ہمارا پیارا کدہر کو جاتا ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اپنی تعریف کو پسند نہیں کرتے اور بیجا تعریف کرنیوالے کو روک دیتے ہیں۔ اور بادشاہوں میں سے بھی ایسے آدمی گذرے ہیں۔ مگر آپکے فعل اور لوگوں کے فعل میں ایک بہت بڑا فرق ہے جو آپکے عمل کو دوسروں کے اعمال پر امتیاز عطا کرتا ہے۔ انگلستان کے مورخ اپنے ایک بادشاہ (کینیوٹ) کے اس فعل کو کبھی اپنی یاد سے اُترنے نہیں دیتے۔ کہ اس نے اپنے بعض درباریوں کی بیجا خوشامد کو ناپسند کر کے انہیں ایسا سبق دیا جس سے وہ آئیندہ کیلئے اس سے باز آ جائیں۔ یعنی جبکہ بعض لوگوں نے اُس سے کہا کہ سمندر بھی تیرے ماتحت ہے۔ تو اس نے انپر ثابت کر دیا۔ کہ سمندر اسکا حکم نہیں مانتا مگر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ ایک دنیاوی بادشاہ تھا اور روحانی بادشاہت سے اسکا کوئی تعلق نہ تھا۔ نہ اُسے روحانی حکومت و تصرف کا ادعا تھا۔ پس اگر ایک ایسی بات کا اس نے انکار کر دیا۔ جو اس کے اپنے راہ سے علیحدہ تھی۔ تو یہ کچھ بڑی بات نہ تھی۔ اسیطرح دیگر لوگ جو جھوٹی مدح سے متنفر ہوتے ہیں۔ انکے حالات میں بھی بہت کچھ فرق ہے۔ آنحضرت صلعم ایک ایسی قوم میں تھے۔ جو سر تسلیم جھکانے کیلئے صرف ایک ایسے شخص کے آگے تیار ہو سکتی تھی۔ جو اپنی طاقت اور شان میں عام انسانوں سے بہت زیادہ ہو۔ اور انسانی طاقت سے بڑھکر طاقت رکھتا ہو کیونکہ اسکی رگ رگ میں حریت اور آزادی کا خون دوڑ رہا تھا۔ پس اس کے سامنے اپنے آپکو معمولی انسانوں کی طرح پیش کرنا بلکہ اگر انمیں سے کوئی آپ کی ایسی تعریف بھی کرے۔ جو وہ اپنے بڑوں کی نسبت کرنیکے عادی تھے۔ تو اُسے روک دینا یہ ایک ایسا فعل تھا۔ جس سے ایک اوسط درجہ کا انسان گھبرا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسکے بغیر میرا گذارہ کیونکر ہوگا۔ دوم آپکو دعویٰ تھا نبوت کا اور نبوت میں آئیندہ خبریں دینا ایک ضروری امر ہے پس یہ تعریف خود آپکے کام کی نسبت تھی۔ گو مبالغہ سے اسے اور کا اور رنگ دیدیا گیا تھا۔ پس آپکا اس تعریف سے انکار کرنا دوسرے لوگوں سے بالکل ممتاز ہے۔ اور آپکے نیک نمونہ سی کسی اور انسان کا نمونہ خواہ وہ انبیاء میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ قطعاً نہیں ملسکتا۔

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسطرح حریت پیدا کرنی چاہتے تھے اس قسم کے خیالات اگر پھیلائے جاتے اور آپ انکے پھیلائے جانیکی اجازت دیدیتے۔ تو مسلمانوں میں شرک ضرور پھیل جاتا۔ مگر ہمارا رسول صلعم تو شرک کا نہایت خطرناک دشمن تھا۔ وہ کب اس بات کو پسند فرما سکتا تھا۔ کہ ایسی باتیں مشہور کیجائیں جو واقعات کے خلاف ہیں۔ اور جن سے دنیا میں شرک پھیلتا ہے۔ پس اس نے جونہی کہ ایسے کلمات سنے کہ جن سے شرک کی بُو آتی تھی۔ فوراً ان سے روک دیا اور اسطرح بنی نوع انسان کو ذہنی غلامی سے بچا لیا۔ اور حریت کے ایک ایسے ارفع اسٹیج پر کھڑا کر دیا۔ جہاں غلامی کی زہریلی ہوا کا پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اے سوچنے والو۔ سوچو تو سہی۔ کہ اگر آنحضرت صلعم کو دنیا کی عزت اور رتبہ منظور تھا۔ اور آپکا سب کام دنیاوی جاہ و جلال حاصل کرنے کیلئے تھا۔ تو آپکے لئے کیا مناسب تھا۔ کیا یہ کہ لوگوں میں اپنی عزت و شان کے بڑھانے کیلئے باتیں مشہور کرتے یا کہ معتقدین کو ایسا کرنے سے روکتے۔ کیا وہ لوگ جو اپنی خواہش اور آرزو کے ماتحت دنیا میں بڑا بننا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کیا کرتے ہیں کیا وہ بغیر امتیاز جھوٹ اور سچ کے اپنی شان دوبالا نہیں کرنی چاہتے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک انسان کو بغیر اس کے اشارہ کے کچھ لوگ وہ شان دینا چاہتے ہیں۔ جو اگر کسی انسان میں پائی جائے۔ تو وہ مرجع خلائق بن جائے۔ تو وہ انہیں روکتا ہے۔ اور فوراً کہدیتا ہے۔ کہ اور اور باتیں کرو۔ مگر ایسا کلام منہ پر نہ لاؤ۔ جس سے اس وحدہ لاشریک ذات کی ہتک ہوتی ہو۔ جو سب دنیا کا خالق و مالک ہے۔ اور میری طرف نہ باتیں منسوب کرو جو درحقیقت مجھ میں نہیں پائی جاتیں۔ ہاں بتلاؤ تو سہی۔ کہ اسکا کیا سبب ہے کیا یہ نہیں کہ وہ دنیا کی عزتوں کا محتاج نہ تھا۔ بلکہ خدا کی رضا کا بھوکا تھا۔ دنیا اسکی نظر میں ایک مردار سے بھی کم حیثیت رکھتی تھی۔

تادیب النساء

ہماری دیہاتی بہنوں کی قابل رحم حالت!

مدت سے دل میں یہ خیال ہے کہ بیچاری رحم کے قابل دیہاتی بہنوں کے سدھارنے کی جانب توجہ کی جائے۔ مگر کوئی ایسی سبیل نہیں ملتی۔ میں اکیلی کسطرح اس قدر بھاری کام ذمہ لے سکتی ہوں۔ جبتک دو چار قابل کار اور باہمت بیبیاں نہ اٹھیں۔ اصل میں بیچاری دیہاتی مسلمان کہلانیوالی بیبیاں نہ تو دین میں قابل ذکر نہ دنیا میں کسی کام آنے کے قابل ہیں۔ افسوس کہ دنیادی سلیقہ تو خیر ان کو محسوس ہی ہوتا ہوگا۔ دین اسلام سے بھی مطلق ناآشنا ہیں اور کبیرے گناہ مثلاً غیبت دشنام چغلی شرک وکفر میں بہت بُرے طور سے گرفتار ہیں۔ اور عظیم الشان گناہ شرک تو انکی گھٹی میں پڑا ہے تعویز گنڈے ہی اپنا اسلام سمجھی بیٹھی ہیں۔ آہ مردوں کا کام تو تھا۔ کہ اپنی عورتوں کو دین سکھلاتے۔ مگر والدین نے اولاد کو دین سکھانا کچھ ضروری نہ سمجھا۔ کیونکہ لڑکیوں کو وہ ایک نکمی چیز سمجھتے ہیں۔ آہ! ان کی عمریں اور پھر گئے ان کی اولاد کی عمریں گناہ آلود کرکے دنیا و آخرت میں برباد نہ کرتے۔ میں نے بہت سی مسلمان عورتوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ نماز سے آشنا تک نہیں۔ اور بی بی حاجن اور بی بی نمازن اُن کی گالیاں ہیں۔ خیر والدین یوں چھٹ گئے۔ اور خاوندوں کو بھلا کیا ضرورت تھی۔ زیادہ افسوس تو یہ ہے کہ بعض اپنے آپکو احمدی کہلانیوالے بھی اپنی بیبیوں کو اپنی لڑکیوں کو اسلام کے سکھانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ قصہ کوتاہ بہت سی غلط کاریاں بہت سی خطاکاریاں ہیں جو میرے زیر نظر ہیں۔ جو انشاء اللہ آہستہ آہستہ حوالہ قلم کرنے کا ارادہ ہے۔ پچھلے دنوں لاہور کے ایک زنانہ اخبار میں کسی بی بی نے تحریک کی تھی۔ کہ اپنی جنس یعنی جاہل فرقہ نسوان میں ہمیں اُن کو سمجھانے کی مشن بنانی چاہئے۔ یہ بہت مبارک کام ہے۔ کہ دو چار نیک دل بہنیں ثواب کا کام اپنے ذمے لیں۔ اور جہالت کے عقیدے ان کے دلوں سے نکالیں۔ جس طرح نرم زبان سمجھا سکتی ہے۔ ویسے مرد عورتوں کو نہیں سمجھا سکتے۔ نہ وہ سمجھ ہی سکتی ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اس عنوان کے نیچے تمام وہ خراب حالت لکھوں جو کہ مسلمان کہلانے والے لوگوں کے گھروں میں رائج ہیں۔ اور جو من گھڑت باتوں کو اسلام سمجھ رہے ہیں ✤ والتوفیق من اللہ

سکینۃ النساء از قادیان

ضروری اطلاع

اس ہفتہ دعوۃ الی الخیر کی آمد درج اخبار نہیں کی جاسکی اگلے ہفتے انشاء اللہ تعالیٰ دونوں ہفتوں کی آمد شائع کردی جائے گی ✤

"قرب قیامت"

"آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی"

حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشھر وتکون الشھر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ (مشکوۃ)

اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ کا تقارب ہو سال ایکماہ کے برابر اور ماہ جمعہ کے برابر اور جمعہ دن کے برابر اور دن ایک گھڑی جیسا۔ بعض لوگوں نے یہ مطلب سمجھا ہے۔ کہ دن بہت چھوٹے ہوجائیں گے۔ مگر لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النھار کے مقرر کردہ قانون سے واضح ہے۔ کہ قیامت سے پہلے ایسا وقت نہیں آسکتا۔ کہ نظام شمسی تبدیل ہوجائے۔ پس اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ مہینوں کے کام ہفتوں میں اور ہفتوں کے کام دنوں میں اور دنوں کے کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کے کام منٹوں میں ہونگے حال میں ایک مضمون راجپوت گزٹ میں چھپا ہے۔ جس سے اس حدیث کی تصدیق ہوتی ہے ✤ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

گھنٹوں کا کام منٹوں میں

گیارہ منٹ میں ضروریات زندگی

ایم جولیس گوشڈے نے جو فرانس کے سوشلسٹ گروہ کا لیڈر ہے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ دنیا کی تمام سوسائٹیوں میں اگر اتفاق اور یکجہتی ہوجائے اور ہر ایک انسان کے حقوق مساوی سمجھ کر جنگ و جدل اور فوجوں کا سلسلہ قطعی موقوف کردیا جائے۔ اور ہر شخص باقاعدہ اپنا فرض ادا کرنے لگے۔ تو ہر ایک آدمی کیلئے دن بھر میں گیارہ منٹ کام کرنا کافی ہوگا۔ اور اتنا وصہ کام کرنے سے تمام ضروریات زندگی مہیا ہوسکیں گی۔ اس شخص کا دعویٰ صرف خیالی پلاؤ نہیں بلکہ واقعات پر مبنی ہے۔ اس کی رائے ہے کہ ایسی مشینیں ایجاد ہوچکی ہیں۔ جن کی امداد سے سات آدمی سال بھر کام کرکے اسقدر گندم کی پیداوار کرسکتے ہیں جو ایکہزار آدمیوں کو شکم پری کیلئے کافی ہو۔ طرفہ یہ کہ آٹا بھی وہی پیسیں وہی پکائیں۔ اور کھلائیں ممکن ہے کہ اس شخص کی رائے میں کسیقدر مبالغہ ہو تاہم صنعت وحرفت و دیگر ضروریات زندگی کے متعلق روزمرہ جس قسم کی مشینیں ایجاد ہورہی ہیں۔ اُن سے ایم گوشڈے کا دعویٰ بالکل بے بنیاد سمجھنا درست نہیں ✤

فصل کاٹنے کی کل !!!

یہ کل حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ جو ایکدم ۲۵ فیٹ چوڑا کھیت کو کاٹتی چلی آتی ہے۔ اس مشین کو ۵۰ گھوڑوں کی طاقت کا انجن کھینچتا ہے۔ اسمیں خوبی یہ ہے کہ غلے کے خوشے ایک طرف رکھکر ناڑہ کے بنڈل باندھکر پھینکے جاتے ہیں۔ یہ مشین ایکدن میں ۷۰ سے ۸۰ ایکڑ رقبے کا کھیت کاٹ ڈالتی ہے۔ اور خرچ ایک شلنگ جس میں فی ایکڑ ہوتا ہے حالانکہ ہندوستان میں اسقدر رقبہ کئی آدمیوں کی لگاتار کوشش سے کئی دنوں میں کاٹا جاسکتا ہے۔ اور بارہا وقت پر فصل کٹ سکنے کے باعث پکی پکائی فصل بارش اور اولوں سے خراب ہوجاتی ہے ✤

کپاس کی چنائی کی کل !!!!

ایک مشین کپاس کی چنائی کے لئے تیار کی گئی ہے جو کھیت میں سے نہ صرف کپاس چن لیا کریگی۔ بلکہ کپاس کو پتیوں اور ڈنٹھلوں وغیرہ سے صاف بھی کرتی جائیگی۔ صرف امریکہ میں کپاس کی چنائی پر ہر سال دو کروڑ پونڈ خرچ ہوتا ہے۔ اس مشین کی ایجاد سے خرچ میں سے ۷۵ فیصدی بچت ہونیکی امید ہے ✤

روٹیاں پکانے کی کل

بڑے بڑے کارخانوں میں روٹیاں بذریعہ مشین تیار ہونے لگی ہیں۔ چالیس سال پہلے ایک ہزار پونڈ خمیر کے گوندھنے اور اس کی روٹیاں وغیرہ بنانے میں ایک آدمی کے ۴۰ گھنٹے صرف ہوا کرتے تھے۔ لیکن مشین کی مدد سے وہی کام ایک آدمی صرف ۴۰ منٹ میں سرانجام دیتا ہے۔ بہت کے ہوٹلوں میں رکابیاں اور برتن صاف کرنے کیلئے کئی آدمی ملازم ہوتے تھے۔ مگر اب یہ کام مشین سے لیا جاتا ہے۔ وقت اور خرچ کی کمی کے علاوہ یہ ایک اور خوبی ہے کہ پلیٹ و چینی کے برتن ٹوٹنے کا کچھ اندیشہ نہیں رہا۔ ورنہ پہلے بہت سا نقصان برداشت کرنا پڑتا تھا۔

ایک دن میں دو لاکھ سگریٹ

چند سال ہوئے یوروپ میں بھی ہندوستان کی طرح سگریٹ وغیرہ بنانے کا کام ہاتھ سے ہوتا تھا۔ لیکن اب اسکے لئے ہر جگہ مشین استعمال ہوتی ہے۔ ایک مشین ایسی بنائی گئی ہے جو دن بھر میں دس گھنٹے کام کرکے ۶۰۰ پونڈ تمباکو کے ۲ لاکھ سگریٹ تیار کرتی ہے ✤

کپڑے دھونے کی کل

کپڑے بھی بذریعہ مشین دھلنے لگے ہیں۔ ایک مشین ایسی ہے۔ جو ایک منٹ میں ۱۵ میلے کچیلے کف اور کالروں کو صاف اور استری کردیتی ہے یہی مشین ایک گھنٹہ میں ۸۰ قمیض دھو سکتی ہے اور ہر ایک قمیص پر ایک منٹ میں کف لگاکر استری کردیتی ہے ✤

صفائی کی کل:۔ مسٹر جارج سوری لنکن بوسٹن (امریکہ) نے سڑکوں کی صفائی کیلئے ایک موٹر کل ایجاد کی ہے۔ جو ایک گھنٹہ میں ۲ میل لمبی سڑک کو صاف کردیتی ہے اور صفائی ہوتے وقت گرد وغبار مطلق نہیں اڑتا۔ اور نہ کوئی شور وغوغا ہوتا ہے جس سے کسیکو تکلیف یا بے آرامی ہو۔ یہ مشین اتنا کام کرتی ہے۔ کہ ۵۰۰ مضبوط قلی بمشکل کرسکیں ✤

روغن کرنیکی کل تجویز روغن یا رنگ کرنیکے لئے برش وغیرہ ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ روغن یا رنگ کا ایک حوض بھر لیا جاتا ہے اور لیمپ کے ذریعہ دباؤ ڈال کر ایسی ترکیب سے دیواروں یا تختوں پر وہ رنگ فوارہ نل چھڑکا جاتا ہے کہ ہر جگہ مساوی اور یکساں رنگ ہوجائے۔ چنانچہ ایک مشین کی مدد سے ایک آدمی دس برش والے آدمیوں کے برابر کام کرسکتا ہے ✤

احمدی اور غیر احمدی

نمبر ۱

مجھے ابھی دنوں لاہور سے دہلی آکر چند روشن خیال و تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں سے مذہبی گفتگو کا اتفاق ہوا۔ تو بعض وہی مشہور امور معرض بحث میں آئے جن پر پہلے بھی بارہا لکھا جا چکا ہے گرچونکہ وہ باتیں جتنی بظاہر معمولی ہیں۔ اتنی ہی دراصل اہم اور قابل توجہ ہیں۔ اسواسطے مختصراً ان کا بیان و اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی حق پسند کے لئے مفید و مؤثر ہو جائیں سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) کو ایک بڑا بزرگ۔ جید عالم۔ خادم اسلام غمخوار دین وملت وغیرہ وغیرہ مان لینا کیا کافی نہیں ہے؟ اور کہ ان کے دعاوی پر ایمان لانے کی ہی کیا ضرورت ہے؟

اس کے جواب میں بہت سی وزندار باتیں پیش کی جا سکتی ہیں مگر یہاں صرف چند پر اکتفا کرتے ہیں:

آیا سائلین کے نزدیک بڑے کتاب وسنت مسیحیت اور مہدیت کے دعوے ایسے معمولی امور ہیں۔ جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ظاہری تقدس عظمت اور دینی خدمات کے بالمقابل چنداں وقعت نہیں تو ہم یہ کہیں گے۔ کہ پھر ان دعاوی کے ماننے میں کسیطرح کا تامل بھی کیوں ہو؟ اگر برخلاف اس وہ دعوے بجائے خود ایسے مہتم بالشان ہیں کہ سائلوں میں ان سے بحث کرنے کی تو ہمت واہلیت نہیں مگر ہاں مرزا صاحب کی مذکورہ بالا امتیازی خصوصیات کو تسلیم کرنے سے انہیں چارہ بھی نہیں۔ تو یہ امر نہایت قابل غور ہوگا۔ کہ جب معمولی خداترس اور دیندار انسان بھی جھوٹ اور افترا کا لعنتی فعل اپنے لئے روا نہیں رکھ سکتا۔ تو پھر خاصان خدا سے کیونکر توقع کیجا سکتی ہے کہ وہ ایسے شاندار دعووں یعنی ملہم اور مامور من اللہ ہونے میں افترا علی اللہ کی جسارت روا رکھیں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص مومن متقی۔ دیندار۔ پرہیزگار بھی ہو۔ ساتھ ہی اتنا بڑا مفتری وکاذب بھی ہو کہ کسی انسان پر نہیں بلکہ خدا پر بہتان باندھے کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اس نے مجھے فلاں و فلاں مناصب عالیہ پر مامور فرمایا ہے۔ کہیں روشنی و تاریکی بھی ایک جگہ جمع ہو سکتی ہے! پھر جو خدائے غیور عام جھوٹوں کو لعنتی قرار دیتا ہے۔ اس کی غیرت کسطرح گوارا کر سکتی ہے۔ کہ اتنے بڑے (معاذ اللہ) کذاب و مفتری جو بیسیوں برس کذب و افترا کی اشاعت کرتا رہے۔ اس پر لعنت اور پھٹکار کی بجائے الٹی یہ عزت اسے عطا فرمائے۔ کہ لاکھوں خداترس انسان اس کا ساتھ دیں اور اس کے فیض صحبت سے ان میں پاک تبدیلیاں واقع ہوں۔ اور اس کے دعاوی کو نہ ماننے والے تک اس کے تقویٰ تقدس، تبحر علمی اور خدمات دینی کا اعتراف کر کے اسے قابل تعظیم و تکریم تسلیم کریں؟ علاوہ ازیں خدا تعالیٰ تو اپنے کلام پاک میں یہ فرمائے۔ کہ اس کتاب کے معانی اور حقائق و معارف سے مس کسی کو نہیں ہوتا۔ بجز اس کے پاک بندوں کے۔ اور یہاں برخلاف قانون الٰہی اس کے رموز و نکات ایک نعوذ باللہ مفتری و کذاب پر ایسے ایسے لطیف پیرایوں میں کھولے جائیں کہ تمام علماء وقت اس میدان میں اس کے مقابلہ سے عاجز رہیں کیسی عجیب بات ہے۔ کہ خدائی فیصلہ تو ایک شخص کو اس کے کل معاصرین پر فہم کلام اللہ میں امتیاز و فوقیت دے۔ اور لوگ اسے کذاب و مفتری ٹھہرائیں۔ اس کے سوا یہ امر بھی کچھ کم قابل لحاظ نہیں۔ کہ ایک دھوکے باز۔ زمانہ ساز۔ جھوٹے اور مفتری کے پیرو کبھی اپنے اندر پاک تبدیلی کی توفیق نہیں پا سکتے بحالیکہ حضرت مرزا صاحبؑ کے مصدقوں اور متبعوں کی نسبت خود ان کے منکر بھی بفضلہ تعالےٰ مانتے ہیں۔ کہ وہ بالعموم دوسرے مسلمانوں سے زیادہ پابند صوم وصلوٰۃ۔ متقی۔ پرہیزگار۔ دینی غیرت رکھنے والے اور کتاب و سنت کے دوستدار ہوتے ہیں۔ پس اے عزیزو کیا یہ خصوصیات ان لوگوں کی ہو سکتی ہیں۔ جو گمراہ یا کسی کے دام تزویر میں آئے ہوئے ہوں۔ خدارا ذرا تو سوچو!

ان سب وجوہ و دلائل سے قطع نظر۔ کیا حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت میں شک رکھنے والے دوستوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ اگر وہ معاذ اللہ سچے نہ تھے۔ تو آخر انہوں نے یہ اتنا عظیم بہتان بنایا کس غرض سے تھا۔ کہا جائیگا۔ کہ حصول شہرت کے لئے۔ تو عقل سلیم باور نہیں کر سکتی۔ کہ ایک ایسا زبردست عالم دین محض چند روزہ ناموری کے لئے ابدالآباد تک کے واسطے اپنی عاقبت خراب کرے۔ اور وہ شہرت بھی نسبتاً ایک قلیل جماعت کے درمیان ہو۔ بحالیکہ اس جماعت سے صدہا گنی خلق اللہ کے نزدیک مستوجب لعن وطعن ٹھیرے۔ اور اس دعوےٰ کی خاطر اس کو اپنی تمام عمر نہایت تلخی و زحمت اور سخت سے سخت امتحان و مصیبت میں کاٹنی پڑے۔ بللہ دنیا بھر کی تاریخ میں از آدمؑ تا ایندم ایک تو مثال ایسی بیان کرو۔ کہ کسی مفتری نے اپنی مفتریانہ زندگی میں یہ استقامت دکھلائی ہو۔ اگر جلب منفعت دنیاوی کو اس افترا کی غرض و غائت قرار دیا جاوے۔ تو ہم یہ کہیں گے۔ کہ اپنے دعوے سے دست کش ہو کر انہیں کہیں زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کرنے اور دولت پیدا کرنیکا موقعہ مل سکتا تھا۔ اگر معاذ اللہ کسی قسم کے جنون پر ان کے دعاوی کو محمول کیا جائے۔ تو یہ بھی لغو ہوگا۔ کیونکہ حقائق و معارف قرآنی کے جو دریا حضرت مرزا صاحبؑ نے بہائے۔ آج کسی بڑے سے بڑے ہوشمند اور صحیح الدماغ مخالف کو بھی نصیب نہیں ہوئے۔ فتفکروا و تدبروا۔

بعض بے خبر یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ علاوہ اپنے دعاوی خاص کے مرزا صاحب علیہ السلام نے معانی قرآن میں بھی معاذ اللہ ستم ڈھایا ہے۔ اس کا جواب بجز اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے بیان کردہ معانی میں سے ایک ایک بات کو کتاب و سنت اور معقول ومنقول کی کسوٹی پر پرکھ کر فیصلہ کر لیں۔ گول مول الزامات سے بریت تو بلاشبہ ایک امر دشوار ہے۔ نفس تاویل یا تفسیر بالرائے اور انکشاف حقائق کو نا اہلوں کی مانند نشانہ طعن و ملامت بنانا کونسی بڑی برکت ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب علیہ السلام نے علیحدہ جماعت بنا کر تفرقہ ڈالا۔ تو ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ جب بخیال منکرین اصل مدعی کا ظہور ہوگا۔ تب بھی تو ماننے اور نہ ماننے والوں کے دو جدا گروہ قائم ہوں گے ہی۔ اس وقت بھی بہانہ جو طبائع یہی عذر کر سکیں گی۔ تو گویا انکار کی یہ وجہ بھی بودی نکلی۔

پھر ایک بہت ہی موٹی سی اور عام فہم بات یہ ہے۔ کہ اگر کسی مدعی پر ایمان لانا نہ لانا بظاہر معاذ اللہ یکساں بھی ہو۔ جیسا کہ بعض کا خیال ہے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ سچے ایں ماننے والے تو پھر بھی انا سمعنا منادیا ینادی للایمان الخ کا فائدہ اٹھائیں گے۔ اور جیتے جی تزکیہ واصلاح کی منفعت عظیمہ رہی مزید براں جس کا مخالفین تک کو اعتراف ہے۔ اگر وہ آخرت میں سچا نکلا۔ تو پھر منکرین کا اس وقت کیا حال ہوگا۔ سمجھنے کی بات ہے۔ ویلٌ یومئذٍ للمکذبین

(باقی آئندہ)

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی (رفیق بک ایجنسی) دہلی

احباب سے وعدہ جو تھا میں نے کیا
شکر ہے مولا نے پورا کر دیا

... جن دوستوں سے میرا وعدہ تھا۔ کہ الفضل کے پہلے چار نمبر (نمبر ۱۔ نمبر ۲۔ نمبر ۳۔ نمبر ۴) سیکنڈ ایڈیشن کے تیار ہونے پر ارسال خدمت کروں گا۔ اب ان دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جو الفضل سے محبت رکھتے ہیں کہ الفضل کے پہلے چار نمبر تیار ہو گئے ہیں۔ جن دوستوں کی فائیل نامکمل ہے۔ وہ بذریعہ ٹکٹ ۴ر ارسال کر کے اپنی فائیل پوری کر سکتے ہیں۔ الحمدللہ کہ وعدہ پورا ہوا۔

احقر العباد
میرزا عبدالغفور بیگ کلانوری

ہم میں سے کس کا حق ہے؟ کہ سست ہو

ایک شاعر کہتا ہے۔ کہ

دہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر بنکے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

ایک عاشق جو اپنے آپ کو جذبہ تپش عشق سے جنون میں مبتلا پاتا ہے۔ اور جنون کا اظہار کرتا ہے جب اسکا معشوق اسپر ظلم پر ظلم توڑتا ہے۔ اور ناراضگی پر ناراضگی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کا دل اس ظلم و جور کے خلاف شکایت کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اپنے دلکو سمجھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرے معشوق نے جب ظلم و ستم کی عادت نہیں چھوڑی۔ اور اپنی عادت پر برابر مصر ہے اور ظلم کئے جاتا ہے۔ تو میں اپنی وضع جنون کو کیوں ترک کروں اور وفور محبت میں جنون کا اظہار کرتے ہوئے اس سے کس منہ سے سوال کروں کہ مجھ سے آپ کیوں ناراض ہیں۔ اور کسوجہ سے اظہار خفگی فرماتے ہیں۔ کیونکہ اپنے حقوق کی نگہداشت یا اپنی بہتری کی فکر تو وہ انسان کرتا ہے جو ہوش و حواس میں ہو۔ اور میں تو اپنے جنون کا اظہار کر چکا ہوں پس ان سے یہ سوال کرنا کہ مجھ سے کیوں ناراض ہو اسکے تو یہ معنے ہونگے۔ کہ میرے ہوش و حواس قائم ہیں اور میں نے جنوں کی وضع کو ترک کر دیا ہے۔ مگر جبکہ انھوں نے اپنی خو نہیں بدلی۔ تو میں اپنی وضع کیوں بدلوں۔ اسمیں میری ہتک اور ذلت ہے۔

میں نہیں جانتا کہ اس شاعر نے کن خیالات کی بنا پر یہ شعر موزوں کیا تھا مگر میں یہ ضرور جانتا ہوں۔ کہ یہ خیال ہمارے لئے عبرت کا باعث ہے ایک عاشق اپنے عشق کی مصائب کو اس رنگ میں بیان کرتا ہے۔ اور اپنی ہمت کو یہ کہکر بڑھاتا ہے کہ جب میرا مد مقابل اپنی خو نہیں بدلتا۔ تو میں کیوں اپنی وضع بدلوں خواہ مجھ پر کتنے ہی ظلم ٹوٹیں اور کسقدر تکلیف بھی مجھے اٹھانی پڑے میں تو اپنی وضع کو ترک نکرونگا۔ بلکہ اپنی وضع کو نبھائے چلا جاؤنگا۔ تو دین الہی کے پیرو اور اسکی اشاعت کا ذمہ لینے والوں کیلئے کیسی شرم کیسی ذلت کیسے عیب کی بات ہے۔ کہ وہ ایک کام کو شروع کر کے جو ایسے اعلیٰ اور پاک مقاصد پر مشتمل ہو جو جناب الہی کے فضل کے خزانوں کے کھولنے کی ایک کنجی ہو جو انہیں اس ارفع و اعلیٰ سرکار کے دربار میں معزز ترین جگہ پر ممتاز کرتی ہو۔ جس کے اندر جگہ حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے بزرگوں اور اولیا نے اپنی عمریں خرچ کر دی ہوں پھر سستی دکھائیں اور پیشتر اس کے کہ ان کا مد مقابل اپنے ہتھیار رکھے وہ اپنے ہتھیار رکھدیں۔

وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے منشا کے خلاف جد و جہد کرتے ہیں۔ جو دین حق کی آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی کو دنیا میں پھیلنے سے روکنا چاہتے ہیں جو صداقت کی گاڑی کے راستہ میں روڑے اٹکانا چاہتے ہیں وہ تاریکی کے فرزند ہیں اور ظلمت کے دلدادہ ہیں۔ اور انھیں کسی انعام کے حاصل ہونے کی امید نہیں۔ وہ اس مسافر کی طرح ہیں۔ جو اندھیری رات میں اپنا راستہ ٹٹول ٹٹول کر چل رہا ہو۔ اور قدم قدم پر ٹھوکر یں کھا کھا کر گرتا ہو۔ لیکن اگر وہ باوجود اس بیکسی اور بے بسی کے اپنی ہمت نہ ہارے۔ اور اپنے منشا کو پورا کرنے کیلئے کوشش کئے جائے۔ تو کیسے شرم کی بات ہے۔ کہ وہ انسان جو ایک ایسی شاہ راہ پر چل رہا ہے۔ جو بجلی کی روشنی سے بقعہ نور بن رہی ہے۔ ناامید ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی آنکھوں سے اپنی آرزوؤں کا خون ہوتے ہوئے دیکھے۔

ہاں مجھے بتاؤ تو سہی۔ کہ اس نور میں چلنے والے مسافر کے پاس کیا عذر ہے کہ آسمانی شمع کے ہوتے ہوئے آگے چلنے سے انکار کر دیتا ہے اور اگر اس کے سینہ میں کوئی محسوس کرنیوالا دل ہے جو شرم و حیا کی لذت سے اپنی عمر میں ایکدفعہ بھی آشنا ہو چکا ہے۔ تو اس سے پوچھو۔ کہ کیا تجھ میں یہ جرأت ہے۔ کہ اس تاریکی میں ٹھوکریں کھانیوالے مسافر کے سامنے اپنی آنکھیں اونچی کر سکے۔ اور اسے اپنا منہ دکھا سکے۔

یہ ایک مثال نہیں بلکہ ایک واقعہ ہے۔ وہ لوگ جو صداقت سے محروم ہیں اور سچے دین سے بیخبر ہیں۔ مگر ہمت و جرأت سے کام لیکر جو کچھ بھی رطب و یابس ان کے پاس ہے اسے بہزار مشقت اور محنت دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ اور اس کام میں ایک منٹ کیلئے بھی سست نہیں ہوتے۔ وہ تو اس مسافر کیطرح ہیں جو ظلمت و تاریکی کی چادر اوڑھے ہوئے ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتا اپنی منزل مقصود پہنچنے کیلئے جد و جہد کر رہا ہے اور وہ لوگ جنکو خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجکر بیدار کر دیا ہے اور اپنے پاس سے ہدایت اور نور دیکر انکی آنکھوں کو روشن کر دیا ہے۔ اور جنکے دلوں کو اسنے علوم و معارف کا خزانہ بنا دیا ہے وہ اس مسافر کیطرح ہیں جو روشن شاہ راہ پر چل رہا ہے۔

پس جب اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے والے جنہیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے نور نہیں ملا اس زور شور سے اپنے کام میں مشغول ہیں اور تھکنے میں نہیں آتے تو اے احمدی قوم جسکے پاس خدا کیطرف سے روشن چراغ آیا ہے۔ اور اسنے تیرے دل اور تیری آنکھوں کو منور کر دیا ہے۔ اور تیرے رستہ کو ذکیطرح منور کر کے تیرے سامنے پیش کر دیا ہے تو کیوں اپنے کام میں سستی کرتی ہے اور منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے جد و جہد نہیں کرتی۔ خدا کیلئے جلد اپنی فکر کر۔ اور دیکھ کہ تو نے اب تک کیا کیا۔ اور کسقدر دنیا اب تک اس نور سے بیخبر ہے۔ جو خدا نے تجھے دیا ہے آخر یہ سستی کیوں ہے۔ اور اس سستی کی کیا وجہ ہے۔ جھوٹے مذاہب کے پیرو اپنے عقائد کے پھیلانے کیلئے اپنے گھروں سے بے وطن ہوتے ہیں اپنی عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑتے ہیں اپنے اموال اور اپنی جانیں خرچ کر دیتے ہیں اور کس امید پر صرف اس امید پر کہ جو انکے خیالات ہیں وہی سب دنیا کے ہو جائیں تو للہ بتا کہ تو خدا کی بھیجی ہوئی تعلیم کے دنیا میں پھیلانے میں کیوں اس کوشش اور جد و جہد سے کام نہیں لیتی آخر وہ کونسا وقت آئیگا۔ اور کونسی ساعت ہوگی جب تو اس کام کیطرف متوجہ ہوگی انہیں کاموں اور اپنی محنتوں کے اجر پانے کی اور ناامیدی ہے۔ مگر تجھے یقین ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ معلوم جہانوں میں اپنے فضلوں اور انعامات سے مالا مال کر دیگا۔ پھر اس اجر کی امید رکھتے ہوئے تو ناامید ہو۔ اور تیرے مخالف بغیر کسی انعام کی امید کے ناامید نہ ہوں۔ تو کیا حیرت کا مقام نہیں۔ سستی نہ کرو۔ کہ تمہارے سستی کرنے کی کوئی وجہ نہیں ولا تھنوا فی ابتغاء القوم ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون وترجون من اللہ مالا یرجون وکان اللہ علیما حکیما۔ اپنے مخالفوں کے تلاش کرنے میں اور انکے حملوں کا جواب دینے میں سستی نکرو۔ اگر تمہیں خیال ہے کہ اس کام میں تمہیں دکھ اور تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ تو جسطرح تمکو دکھ پہنچتا ہے انکو بھی تو پہنچتا ہے۔ اور وہ بھی تو اپنے مقصد کے حاصل کرنیکی جد و جہد میں تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اور پھر تم میں اور ان میں یہ فرق ہے کہ انکو اپنی محنتوں کے ثمر در ہونیکی کوئی امید نہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان انعامات کی توقع نہیں جو تمہیں ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بات واقعہ اور ہر امر میں حکمت سے کام لینے والا ہے تو تم کیوں اس کوشش میں سست ہوتے ہو کیا خدا تمہاری کوششوں کا بدلہ نہ دیگا۔ کیا وہ اپنی بے مثال حکمت سے تمہاری محنتوں کو نہایت نیک نتائج کا پیدا کرنیوالا نہ بنائیگا۔

ہر ایک مذہب اپنی اپنی ضد پر قائم ہے اور اپنی کمزور اور باطل تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنیمیں کوشاں ہے تو کیوں تم جو دین حق کے وارث اور خازن ہو اپنے ذخیرہ کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے۔ اور سستی کرتے ہو جن انعامات کی تمکو توقع ہے وہ انکو نہیں جب عقائد باطلہ کو پھیلانے کیلئے لوگ اپنے اموال اور جانیں فدا کر رہے ہیں۔ تو تم عقائد حقہ کی اشاعت کے لئے اپنے اموال کا ایک حصہ نہیں دیسکتے۔ وترجون من اللہ ما لا یرجون اور تمہیں اللہ تعالیٰ سے انعامات کی امید ہے جو انکو نہیں۔

میرے دوستو! سست ہونے اور ہمت ہارنے کا حق تو انکا ہے نہ تمہارا۔ اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہو۔ اور جان و مال سے اشاعت حق کیلئے کوشش کرو۔

دعوۃ الی الخیر کا کام ایک عظیم الشان قربانی اور جد و جہد چاہتا ہے۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے اس کام کو شروع کر دیا ہے۔ اور آپسے امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ پورے زور سے اس کام میں میرے معاون ہونگے آپکے بعض دوستوں نے اس کام کی طرف سبقت کی ہے اور پونے تین سو روپے کے قریب بیسہ جمع ہو گیا ہے۔ مگر میرا اندازہ ہے کہ ایک چھوٹے سے پیمانہ پر کام شروع کرنے کیلئے بھی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار یا اٹھارہ سو روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے اور ایکسال کا خرچ جمع ہو پیر اس کام کا شروع کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ پس جلد اسطرف توجہ کرو۔ تا کام شروع کیا جاسکے۔ میں نے ابھی سے کچھ کام شروع کر دیا ہے جسکی رپورٹ انشاء اللہ جلد شائع کر دیجائیگی۔ مگر باقاعدہ کام کے شروع کرنیکیلئے ایک سرمایہ کی ضرورت ہے اور اسکا جمع کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے خواہ اسمیں اپنے آپکو تکلیف میں ہی ڈالنا پڑے۔ کیونکہ ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون۔ اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو عقائد باطلہ کے پہنچانیوالوں کو بھی تو تکلیف پہنچتی ہے پس اس میں تم برابر ہو۔ اور انعام میں ان سے ممتاز ہو۔ خود اس کام کیلئے روپیہ دو۔ اور دوستوں کو تحریک کر کے چندہ جمع کرو۔ اور آنا فنا قائم کرو۔ وترجون من اللہ۔

مصر کی قومی مجلس کا افتتاح اور خدیو مصر کی تقریر

جنوری کے آخری عشرہ کے آغاز میں قاہرہ میں بڑی خوشی کے علائم اور آثار تھے۔ محل سرائے عابدین سے لے کر محل جمعیت التشریعیہ (لیجسلیٹو کونسل) تک لوگ بکثرت جمع ہو رہے تھے۔ تاکہ شاہ مصر کے جلوس اور سواری پر خوشی کا اظہار کریں۔ اور بادشاہ سلامت کی زیارت سے بہرہ ور ہوں۔ اور فوج کے دستے باقاعدہ ترتیب سے جگہ بجگہ متعین تھے۔ دس بجے سے ذرا پہلے خدیو معظم ایک پُر رعب سٹیٹ کیریج میں سوار ہوئے۔ اور آپکے بائیں طرف ہز ایکسیلینسی رئیس النظار تھے۔ اور آپکے سامنے ہز آنر عثمان مرتضیٰ پاشا رئیس دیوان خدیوی اور اسمٰعیل مختار پاشا۔ اور خدیوی گاڑی کے پیچھے دو اور گاڑیاں تھیں ایک میں عارف پاشا اور یوسف صدیق پاشا اور دوسری میں احمد بک صادق تھے۔ خدیوی گاڑی کے مرور کے وقت سلام کے باجے بجتے جاتے تھے۔ اور جلوس خدیوی بڑے احتشام اور تزک کے ساتھ افواج اور جماہیر امت کے درمیان سے گذر رہا تھا جسوقت خدیوی گاڑی پاس سے گذرتی۔ ہر دستۂ فوج اپنا فوجی سلام اور اداب بجالاتا تھا۔ اور ساتھ ہی بینڈ باجا بجایا جاتا تھا۔ اور مصری اعلام اور جھنڈے بلند کئے جاتے تھے۔ ساڑھے نو بجے چند سوار پولیس میں سرائے عابدین کے سامنے آموجود ہوئے۔ تاکہ وہ شاہی گاڑی کے آگے آگے کونسل کے مکان تک چلیں۔ اور شارع عام ناظرین کی کثرت کیوجہ سے بہت تنگ ہو گئے تھے۔ نظارہ اور شغال نے اپنی زیب و زینت میں حد کردی تھی۔ اور راستے اعلیٰ درجہ کے فرش سے مفروش تھے +

جب جمعیت کے دروازے کے پاس گاڑی پہنچی۔ خدیو مصر گاڑی سے اُتر پڑے۔ اور اسی وقت ۲۱ توپ کی سلامی ہوئی اور سیڑھی پر آپکے استقبال کے لئے رئیس الجمعیت اور باقی حضرات انتظار تھے۔ اور خدیو مصر اپنی استراحت کی جگہ کیطرف تشریف لیگئے۔ اور وہ جگہ ازھار اور ریاحین سے خوب مزین اور آراستہ تھی۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر آپ مسند پر تشریف لیگئے۔ تمام ممبر بیٹھے ہوئے تھے۔ اراکین دولت بھی موجود تھے اور اصحاب فضیلت بھی تشریف رکھتے تھے۔ مثلاً قاضی مصر شیخ ازہر۔ اور مفتی دیار مصریہ و دیگر علماء کبار جب ہز ہائینس اپنی قرارگاہ میں خوب بیٹھ گئے۔ اسوقت رئیس الجمعیۃ کو فرمایا۔ کہ جلسہ کا افتتاح کیا جاوے۔ پس وہ اٹھا۔ اور اس نے کہا۔ کہ حضور خدیو کے نام سے جلسہ کا افتتاح کیا جاتا ہے۔ (افسوس مسلمان اللہ کو بھول گئے مخلوق کے نام سے کیا افتتاح کرنا تھا۔ کیوں نہ باسم الخدیو کی بجائے بسم اللہ کہا۔ نسوا اللہ فنسیھم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون) پھر رئیس الجمعیۃ آگے بڑھا۔ اور اس نے قانونی حلف کھائی اور شاہ مصر کے سامنے یہ اقرار کیا۔ کہ میں اللہ عظیم کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ میں اپنی فرض منصبی کو حضرت خدیو کے لئے سچائی کے ساتھ پورا کرونگا۔ اور ملکی قوانین کی فرمانبرداری کرونگا۔ اور اس کے بعد وہ خدیو کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اور باقی ممبروں کو قسم کا طریق تلقین کرنے لگا۔ جب تمام ممبر حلف اٹھا چکے۔ تو پھر خدیو مصر نے تخت کی تقریر فرمائی۔ جو کہ حکم اور مواعظ سے پُر تھی اور حضور وہاں نصف گھنٹے تک تشریف فرما رہے۔ آپکی تقریر کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

ایھا السادۃ۔ میں بہت ہی مسرت سے تمہارے اجتماع کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس مکان میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ ممبران قومی مقرر کردہ ممبران کے ساتھ پہلو بہ پہلو تشریف رکھتے ہیں۔ جو کہ اس نئے طرز کی کونسل کے لئے متعین ہوئے ہیں۔ میں بڑی خوشی کے ساتھ اس عظیم الشان کام کا افتتاح کرتا ہوں۔ اور میری خواہشات اور تمنائیں اور مقاصد بر آئے ہیں۔ جن کے متعلق میں نے دو سال کا عرصہ ہوا ہے بیان کیا تھا۔ کہ عام نیابی نظام کو عملاً کیا جاوے۔ اور بلاد کی مصلحت کے مطابق درست کیا جاوے اور اب وہ نیا بابرکت زمانہ آگیا ہے۔ جو کہ کامیابی کی خوشخبری دے رہا ہے۔ کیونکہ منتخب کیے جانے والے ممبروں نے کام کے متعلق شوق کا اظہار کیا ہے۔ اور وہ اس بات پر دلیل ہے کہ قوم اس کام کو مہتم بالشان خیال کرتی ہے۔ اور اس نے اس کی بہت قدر کی ہے۔

آپکو بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ انتخاب جدید کی رو سے کتنی وسعت اور توسیع رکھی گئی ہے۔ اور طرائق نظامیہ کیسے عمدہ اور مستحکم اساس پر مبنی ہیں۔ اور اس کے چلانے کے کیسے عمدہ قواعد اور ضوابط مقرر ہو گئے ہیں۔ اور کمزوروں کے حقوق کی کتنی محافظت کی گئی ہے اور اہل لیاقت کیلئے اظہار لیاقت کی راہ کھل گئی ہے اور ممبروں کی تعداد میں بھی معتدبہ زیادتی کی گئی ہے۔ اور اس نئے انتظام میں رجال حکومت اور رجال امت باہم ملکر کام کرینگے۔ اور رعایا کے حقوق بکاحقہٗ محفوظ اور مصئون ہو جاویں گے۔ اور باہم تبادلۂ خیالات سے بہت کچھ افراط و تفریط کے درمیان راہ نکل آویگی۔ حاکم اور محکوم کے ارتباط اور مودت میں ترقی ہو جاویگی۔ اور سب سے بڑھکر میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ تمہاری نظر اور بصیرت اس مجلس کے فرائض ادا کرنے میں بہت سعی بلیغ کو کام میں لاویگی۔ اور ایسے قوانین کے بنانے میں صرف ہوا کریگی جو ملک مصر کی بہبودی اور رفاہ عام کے ضامن اور کفیل ہونگی۔ اور مجھے واثق اور کامل یقین ہے۔ کہ آپ اس اعتماد اور ثقہ کے پورا کرنے کی کوشش کرینگے جو کہ آپ میں حکومت اور امت نے ودیعت کیا ہے۔ تدبر تمہارا رہنما ہوگا اور بصیرت اور جید رائے تمہاری قائد ہو گی۔ اور کوئی کام تم عجلت سے نہیں سرانجام دو گے۔ حتیٰ کہ اس میں خوب غور و خوض نہ کرلو گے۔ تاکہ جو قوانین بنائے جاویں گے۔ وہ نتائج نافعہ کے پیدا کرنے والے ہونگے۔ اور میرا خوب شرح صدر ہو جاتا ہے۔ جبکہ میرے دل میں بار بار گذرتا ہے کہ تم اس خدمت کے سرانجام دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے جو یہ مجلس عالیہ تم سے توقع رکھتی ہے۔ اور تم اپنی تمناؤں کے پورا کرنے اور کامیاب بنانے میں مساعی جمیلہ کو کام میں لاؤ گے۔ اور عموماً اس ملک کے مرافق حقیقیہ کی خدمت میں اپنے اخلاص کو ثابت کرو گے اور ہر فرقے کی رفاہیت اور مفاد کو مدنظر رکھو گے۔ اور خصوصاً چھوٹے زمیندار اور مزارعان کی بھلائی میں کمی نہیں کرو گے۔ اور اپنے حسن اہتمام سے ثابت کر دکھلاؤ گے۔ کہ تم نے ہر کام میں ثروت عامہ کے وسائل اور مواد بڑھانے میں اور خصوصاً ان امور میں جنکو زراعت کے ساتھ بڑا تعلق ہوتا ہے۔ اپنی توجہ تمام کو مبذول کیا ہے +

اور ہمیں وثوق کامل ہے۔ کہ جو تم عقل اور فکر ثاقب اپنے اعمال میں ظاہر کرو گے۔ اور جو فطنت اور درایت سے تم سلطنت کی خدمت کرو گے۔ وہ تمہارے منور خیالات پر مبنی ہو گی۔ اور لوگوں میں مواصلات اور ملاپ پیدا کرنے والی ہو گی وہ تمہاری خدمت عالیہ کی ضامن اور کفیل ہو گی۔ جو خدمت ہم اور ہمارے شہر آپ سے امید رکھتے ہیں۔ اور اس سے آپکے نظام نیابی کا مستقبل بہت عمدہ ہو جاویگا۔ جس سے قوم کی بہبودی اور رفاہ عام بہت ترقی کر جاویگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ اور عنایت صمدی آپ کی حسن رعایت کرے

جب خدیو اپنی عرشی تقریر ختم کر چکا۔ رئیس جمعیت نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا (یعیش خدیونا ولی النعم) ہمارا بادشاہ خدیو زندہ رہے۔ اور تمام اعضاء مجلس نے اس بات میں رئیس کی پیروی کی۔ پھر اس کے بعد خدیو یوسف صدیق پاشا کے ساتھ شاہی گاڑی میں سوار ہوا۔ اور اکیس توپ کی سلامی فائر کی گئی۔ اور سرائے عابدین میں عنایت صمدانیہ کے ماتحت صحیح و سلامت پہنچ گیا۔ اس کے بعد رئیس الجمعیت واپس آیا۔ اور اس نے جلسہ کا اختتام کیا۔ اور حضرات اعضاء مجلس جناب عالی خدیو کے شکریہ کرنے کیلئے سرائے عابدین کیطرف متوجہ ہوئے +

جن صاحبوں کا چندہ ماہ جنوری و فروری میں ختم ہو گیا ہے۔ وہ بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجدیں۔ یا وی پی لینے کے لئے تیار رہیں + (مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

"جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۱۳ فروری کو دیا"

آپ نے سورۃ بقرہ رکوع دوم کا ایک حصہ پڑھ کر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں کا ذکر پہلے رکوع میں بیان فرمایا ہے جو قرآن کریم کے نزول کے وقت ہوئے تھے۔ ایک وہ گروہ جو کہ ایمان لے آئے۔ اور دوسرا گروہ جنہوں نے نہ مانا پھر ان کا نتیجہ بیان فرمایا اور بتلایا۔ کہ انکو کیا اجر ملیگا فرمایا کہ جنہوں نے مان لیا۔ وہ تو کامیاب اور مظفر و منصور ہوگئے۔ اور جنہوں نے نہ مانا انکو عذاب عظیم ہوگا۔ اور وہ تباہ ہو جائیں گے۔ اب فرمایا کہ ایک گروہ اور بھی ہے۔ جو ان دونوں گروہوں میں سے اپنے آپکو الگ بتلاتا ہے مگر قرآن کریم نے انکو دوسرے گروہ میں شامل کیا ہے۔ وہ اپنے مونہوں سے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ ہم نے اللہ کو مان لیا۔ اور یوم آخرۃ کو بھی ہم مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے لیکن درحقیقت وہ مومن نہیں۔ ان کا اندرونہ و بیرونہ ایک نہیں ہے۔ وہ منہ سے کچھ کہتے ہیں۔ اور دل میں گند بھرا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کا منہ سے اقرار کرنا نفع رساں نہیں ہے۔ اور مومن نہیں ہیں۔ بلکہ یہی منکرین میں ہیں۔ اور انہیں میں شامل ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تو یہ ایک تیسرا گروہ پیدا ہو گیا وہ اپنے منہ سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں اگر ان کے دلوں میں بھی وہی ہو۔ جو وہ منہ سے کہتے ہیں۔ تب تو ٹھیک ہے مگر وہ ایسے نہیں اس لئے مومنین کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔

انھوں نے اللہ کو چھوڑ دیا۔ اور مومنین کو چھوڑ دیا۔ اور اب سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں کہ ہم انکو ہلاک کر دینگے۔ یہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ بلکہ انھوں نے اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈالدیا۔ لیکن سمجھ نہیں سکتے۔ اور انکو معلوم نہیں ہوتا۔ ہر زمانہ میں ایسے گروہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایسوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ وہ خدا کو بھی اور مومنوں کو بھی چھوڑتے ہیں۔ انکے دلوں میں ایمان نہیں۔ اور نہ ہی انکو حقیقی طور پر خدا کا ڈر ہے جس شخص کے دل میں حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا ڈر اور اسکی عظمت ہو۔ تو وہ اوروں سے نہیں ڈرتا۔ ان منافق لوگوں کے دل میں لوگوں کا ڈر ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر فریقین سے ہم تعلق نہ رکھیں گے...... تو ہم دکھوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ حالانکہ انسان کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہتا ہے کہ کسی سے اسکی عداوت یا لڑائی نہ ہو۔ جو کہ اسکے آقا کا دوست ہو۔ یا آقا اسکی عداوت کی وجہ سے ناراض ہو۔ بلکہ ایسے موقعہ سے حتی الوسع انسان بچتا ہے۔ اور اس شخص سے دوستی رکھتا ہے جو اسکے آقا کا دوست ہو۔ اور آقا کے دشمن سے یہ دشمنی رکھتا ہے۔ انسان تو انسان کتے بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہمیشہ ہمارے مالک کے پاس آتے ہیں۔ اور اس کے دوست ہیں۔ انکو تو کچھ نہیں کہتے اور جنکو یہ دیکھیں کہ یہ کبھی ہمارے مالک کے پاس نہیں آیا۔ تو وہ اگر آوے تو اُسے بھونکتے ہیں۔ اور اُسے کاٹنا چاہتے ہیں۔

جب کتے کا یہ حال ہے کہ جب اُسکے مالک سے کسی کا تعلق ہو تو وہ اُسے نہیں کاٹتا۔ تو جب انسان اللہ تعالیٰ سے جو خالق و مالک اور احکم الحاکمین رب العالمین ہے اپنا تعلق پیدا کر لیگا۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ ہر بلا سے محفوظ ہے اور اسے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اور اسے کسی موذی چیز سے ایذا نہ پہنچے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔ کہ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" جب طاعون پڑی۔ تو اسوقت سے پہلے یہ الہام آپکو ہوا تھا پہلے آپکو دکھلایا گیا تھا۔ کہ طاعون اسطرح تباہ کریگی اور اسطرح نافرمانوں کو ہلاک و برباد کریگی۔ اس سے انسان کو ڈر ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ کہ ہمیں بھی اسکی گزند پہنچے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔ کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (یعنی ہم تمہیں طاعون سے بچا دیں گے۔ بلکہ تمہارے غلاموں اور ان کے غلاموں کی بھی حفاظت کریں گے۔ تو جب حاکم راضی ہو۔ تو ماتحت خود بخود راضی ہو جاتا ہے اس پر غور کرنے سے کھلتا ہے کہ کیونکر انسان تمام قسم کے خوفوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

جو ایسا نہیں کرتے انکو خدا تعالیٰ پر پورا پورا ایمان نہیں ہے۔ نبی کریم صلعم نے جب اپنا دعویٰ کیا تو سب سے زیادہ خطرناک بات جسکی لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کا پیش کرنا تھا۔ وہ لوگ محمد رسول اللہ ماننے کو تیار تھے۔ مگر لا الٰہ الا اللہ کو وہ نہیں مانتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ آپکے پاس آئے اور آکر عرض کیا۔ کہ اگر آپکو حکومت کا شوق ہے تو ہم آپکو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار ہیں۔ اور اگر آپکو مال کی خواہش ہے۔ تو ہم اتنا مال جمع کر سکتے ہیں۔ جتنا تم چاہو۔ اور اگر شادی کرنا چاہو تو ہم تمکو خوبصورت سے خوبصورت بیوی لا دیتے ہیں۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ تو آپکا علاج کروانے کو تیار ہیں۔ تو نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ سورج اور چاند اگر میرے دائیں بائیں لا کر رکھے جاویں تو بھی میں اس لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم سے رک نہیں سکتا۔ ان لوگوں کی مخالفت صرف لا الٰہ الا اللہ کے سبب سے تھی۔ وہ بتوں کے پجاری تھے اور وہ بت بنا بنا کر پوجا کرتے تھے۔ اور وہ انکے رزق کا ایک ذریعہ بنے ہوئے تھے۔ وہ اس لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم سے بڑھ کر کوئی اور خطرناک بات نہیں سمجھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم نے اس تعلیم کو مان لیا۔ تو ہمارا ستیاناس ہو جائیگا۔ تو جس شخص کا یہ حال ہو۔ وہ کیوں اسکی مخالفت نہ کریگا۔ تو ایسی حالت میں جبکہ نبی کریم صلعم اکیلے تھے اور باوجود اسکے کہ تمام عرب مخالف تھا۔ آپ اس کہنے سے نہیں رکے۔ اور آخر کار کامیاب و مظفر و منصور ہو گئے۔ پس جو شخص بھی ایسا ہو جاوے لوگ اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اور جو شخص ایسا نہیں ہے۔ اور وہ جماعت میں داخل نہیں ہوتا ہے۔ تو اسکا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جبتک کہ وہ بیعت کر کے جماعت میں داخل نہ ہو جاوے اس قطع تعلق کا نقصان انکی اپنی جانوں پر ہے۔ اور کسی کو اسکا نقصان نہ ہوگا ظاہری دشمن کا مقابلہ آسان ہوتا ہے کھچی ہوئی تلوار کا مقابلہ انسان آسانی سے کر سکتا ہے۔ مگر ایک زہر کی پڑیا کا مقابلہ انسان نہیں کر سکتا۔ تلوار سے تو وہ بھاگ سکتا ہے اسکا مقابلہ کر سکتا ہے مگر زہر کی پڑیا کا اسکو کچھ پتہ نہیں لگ سکتا۔ اسی طرح منافق انسان ہے۔ وہ ایک زہر کی پڑیا کی طرح ہے۔ جسکو انسان نہیں جانتا۔ کہ میرے کھانے میں ملی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مصلح ہیں۔ اور ہم صلح جو صلح کن ہیں۔ اور ہم نے دونوں فریقوں سے صلح رکھی ہوئی ہے۔ فسادی تو تم ہو کہ خواہ مخواہ ایک جماعت الگ کر کے لوگوں سے لڑائی کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ سخت مفسد ہیں۔ یہ آپس میں لڑائی اور فساد ڈلواتے ہیں۔ اور پھر دو نو فریق سے صلح رکھنے کے لئے اُن کو طرح طرح کے حیلے کرنے پڑتے ہیں۔ مخالفوں کے پاس گئے۔ تو مسلمانوں کی باتیں انکو بتلاتے رہے اور جب مسلمانوں کے پاس آئے تو مخالفوں کی باتیں اُن کو بتلانی پڑتی ہیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں اور ہر ایک فریق کے سامنے اسکی خیر خواہی کا اقرار نہ کریں تو صلح کسطرح رکھ سکیں اسلئے انکو ایک فریق کی بات ضرور دوسرے فریق کے سامنے ظاہر کرنی پڑتی ہے جو دونوں گروہوں سے تعلق رکھنا چاہی ضرور ہے کہ وہ آپسمیں فساد بھی ڈلوادے۔ اور آخر کار پھر انکو اسکا نتیجہ بھی بھگتنا پڑتا ہے انکو بیعت کے لئے کہا جاوے تو کہتے ہیں کیا ہم احمق ہیں ہم جب مانتے ہیں تو بیعت کی کیا ضرورت ہے صرف ماننا ہی کافی ہے۔ سفہاء۔ سفہ عربی میں بکھرنے کو کہتے ہیں جو چیز بکھر جاوے وہ کمزور ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بیوقوف ہیں انہوں نے اپنے مال اپنے گھر بار اور رشتہ داروں کو چھوڑ دیا ہم نے دیکھو اپنا مال بچایا ہوا ہے یہ سفہاء ہیں دیکھو انہوں نے اپنے مالوں کی حفاظت نہ کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی سفہاء ہیں اور یہی کمزور ہیں۔ مومن بڑھ جاویں گے اور کامیاب ہونگے۔ یہاں قرآن کریم نے صاف صاف فرما دیا ہے۔ کہ وہ مومن نہیں ہیں بلکہ کفار میں شامل ہیں واذا خلوا الیٰ شیاطینہم دیکھو شیاطین کی نسبت انکی کسطرف کی وہ باتیں بنا بنا کر انکو خوش رکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ یستہزی بہم عربی کا قاعدہ ہے کہ کسی جرم اور اس جرم کی سزا کا ایک ہی لفظ بتلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی ہنسی کی انکو خوب سزا دیگا۔ اور انہیں انکی شرارت کا مزا چکھائیگا۔ اور انکو برا بدلہ دیگا۔ انکی تجارت بُری ہے وہ ہدایت یافتہ نہ ہوئے۔ یہ گروہ منافقین کا ہے اس زمانہ میں بھی ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو احمدیوں کے پاس آتے ہیں تو انکے پاس آکر حضرت صاحب کی تعریف کرتے ہیں مگر بیعت نہیں کرتے کیونکہ انہوں نے بیعت کو معمولی سمجھ رکھا ہے۔ یہ کافر ہیں انکو خدا پر یقین نہیں اور اسکی طاقتوں پر ایمان نہیں ہے اگر انکو خدا پر ایمان ہوتا تو یہ ایسا کبھی نہ کرتے۔ یہ منافق ہیں یہ مومن نہیں ہیں۔ انکو سخت ملیگی اللہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔ ایک اخبار والے کو ہمارے ایک احمدی نے ایک خط لکھا کہ تم بھی اپنی انجمن میں شامل کر لو۔ تو اُسنے انکو جواب دیا۔ کہ تم لوگ پہلے ہی بڑا کام کر رہے ہو تم سے بڑھکر کوئی خدمت دین نہیں کر رہا۔ لیکن جب اسکے معتقدوں نے اُسے تنگ کیا تو وہ اشتہار دینے پر مجبور ہوا۔

[illegible]

فہرست کتب

مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ — مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

نام کتاب	زبان	قیمت
سرمہ چشم آریہ - آریوں کے رد میں	اردو	۱۲/
آئینہ کمالات اسلام - معہ تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ	اردو عربی مترجم فارسی	عہ/
انوار الاسلام - عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل و رد عیسائیت	اردو	۴/
ایام الصلح دعویٰ معہ دلائل و پیشگوئی طاعون	فارسی	۸/
روئیداد جلسہ دعا - طرفین کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدس علیہ السلام کا لیکچر	اردو	۲/
استفتاء لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔	"	۱/
محمود کی آمین - نظم	اردو	ـ/
کرامات الصادقین - تفسیر سورہ فاتحہ	عربی	۸/
نور الحق - حصہ اول رد عیسائیت	عربی مترجم اردو	۹/
نور الحق - حصہ دوم رد عیسائیت	"	۵/
درثمین حصہ اول اشعار حضرت	اردو	۱/

نام کتاب	زبان	قیمت
حقیقۃ المہدی آئینہ المہدی صلحکار ہے یا خونی	اردو	۱/
ازالہ اوہام - حصہ اول ۲/ دوم ۴/ جواب غرض وفات مسیح و دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات	"	عہ/
فتح اسلام بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	"	۲/
قادیان کے آریہ اور ہم - رد آریہ	"	۳/
حقیقۃ الوحی - جس میں ۲۰۰ نشانات حضرت اقدس موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح	"	للعہ/
ضیاء الحق - رد عیسائیت و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی	اردو	۲/
سر الخلافہ - رد شیعہ	عربی	۷/
ست بچن		۱۱/
آریہ دھرم		۴/
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مد کا ذکر اور امرتسری فاضل مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو عربی مترجم	۳/

نام کتاب	زبان	قیمت
کشتی نوح - طاعون سے بچنے کا طریق احمدی تعلیم کی تفصیل	اردو	۲/
خطبہ الہامیہ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات	عربی مترجم فارسی و اردو	عہ/
تحفہ غزنویہ - جواب اشتہار مولوی عبدالحق غزنوی	اردو	۳/
تریاق القلوب چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل	"	۱۲/
براہین احمدیہ حصہ پنجم	"	۱۲/
نجم الہدیٰ -	چار زبان	ـلـ/
کلام محمود صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ	اردو	۴/
خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مسئلہ خلافت کا حل	اردو	۱/

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار الفضل قادیان! دارالامان - ضلع گورداسپور

اطلاع ضروری

اس ہفتہ دعوت الی الخیر فنڈ کی آمد نہیں چھپ سکی انشاء اللہ اگلے ہفتہ دونوں ہفتوں کی آمد درج اخبار کر دی جاوے گی +

دعا کی التجاء

میاں اللہ بخش گوجر اور اللہ داد خاں کنسٹیبل گجرات کو ایک ابتلاء درپیش ہے۔ سب بھائی ان کے لئے دعا خیر فرماویں + اہلیہ میر غلام غوث محمد صادق اور اہلیہ محمد نور صاحب کو نیکی کے واسطے بھی دعا فرماویں +